بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 32

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 ذوالقعدہ 1439 ہجری قمری ● 9 ظہور 1397 ہجری شمسی ● 9 اگست 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَۃٍ یَّتۡبَعُہَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیۡمٌ ○

(سورۃ البقرہ :264)

ترجمہ: اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اسکے پیچھے آ رہا ہو اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 اگست 2018 کو حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ برطانیہ) آلٹن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

قانون دو ہیں ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں

اور ان کی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کر سکتے

دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں۔ دیکھو آجکل طاعون بھی بطور سزا کے زمین پر اُتری ہے اور خدا کے سرکش اس سے ہلاک ہوتے جاتے ہیں پھر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر زمین پر خدا کی بادشاہت ہے تو پھر لوگوں سے جرائم کیوں ظہور میں آتے ہیں کیونکہ جرائم بھی خدا کے قانون قضاء و قدر کے نیچے ہیں سو اگرچہ وہ لوگ قانون شریعت سے باہر ہو جاتے ہیں مگر قانون تکوین یعنی قضاء و قدر سے وہ باہر نہیں ہو سکتے پس کیونکر کہا جائے کہ جرائم پیشہ لوگ الٰہی سلطنت کا جوا اپنے گردن پر نہیں رکھتے دیکھو اس ملک برٹش انڈیا میں چوریاں بھی ہوتی ہیں خون بھی ہوتے ہیں زناکار اور خائن اور مرتشی وغیرہ ہر یک قسم کے جرائم پیشہ بھی پائے جاتے ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس ملک میں سرکار انگریزی کا راج نہیں۔ کیونکہ راج تو ہے مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قانون کو مناسب نہیں سمجھا جس کی دہشت سے لوگوں پر زندگی مشکل ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک تکلیف دہ زندان میں رکھ کر ان کو جرائم سے روکنا چاہے تو بہت آسانی سے وہ رُک سکتے ہیں یا اگر قانون میں سخت سزائیں رکھی جائیں تو ان جرائم کا انسداد ہو سکتا ہے پس تم سمجھ سکتے ہو کہ جس قدر اس ملک میں شراب پی جاتی ہے فاحشہ عورتیں بڑھتی جاتی ہیں چوری اور خون کی وارداتیں ہوتی ہیں یہ اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہاں راج نہیں بلکہ گورنمنٹ کے قانون کی نرمی نے جرائم میں کثرت پیدا کر دی ہے نہ یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اس جگہ سے اُٹھ گئی ہے بلکہ سلطنت کا اختیار ہے کہ قانون کو سخت کر کے اور سنگین سزائیں مقرر کر کے ارتکاب جرائم سے روک دے جبکہ انسانی سلطنت کا یہ حال ہے کہ جو الٰہی سلطنت کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہیں تو الٰہی سلطنت کس قدر اقتدار اور اختیار رکھتی ہے اگر خدا کا قانون ابھی سخت ہو جائے اور ہر یک زنا کرنے والے پر بجلی پڑے اور ہر یک چور کو یہ بیماری پیدا ہو کہ ہاتھ گل سڑ کر گر جائیں اور ہر یک سرکش خدا کا منکر اس کے دین کا منکر طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گذرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے ہاں سزائیں بھی ملتی رہتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں۔ بجلیاں پڑتی ہیں۔ کوہ آتش فشاں آتش بازی کی طرح مشتعل ہو کر ہزاروں جانوں کا نقصان کرتے جاتے ہیں جہاز غرق ہوتے ہیں ریل گاڑیوں کے ذریعہ سے صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں مکانات گرتے ہیں سانپ کاٹتے ہیں درندے پھاڑتے ہیں وبائیں پڑتی ہیں اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کھلے ہیں جو مجرمین کی پاداش کے لئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکھے ہیں پھر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ سچ یہی ہے کہ بادشاہت تو ہے ہر ایک مجرم کے ہاتھ میں ہتکڑیاں پڑی ہیں اور پاؤں میں زنجیر ہیں مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کر دیا ہے کہ وہ ہتکڑیاں اور وہ زنجیریں فی الفور اپنا اثر نہیں دکھاتی ہیں اور آخر اگر انسان باز نہ آوے تو دائمی جہنم تک پہنچاتی ہیں اور اُس عذاب میں ڈالتی ہیں جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے اور نہ مرے۔ غرض قانون دو ہیں ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کر سکتے (۲) دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا ہے ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہیں ہو سکتا ہے یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے ازلی اور اٹل ہیں اس لئے آسمان کا قانون زمین پر نہیں آ سکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ انسانی خطا کاریاں اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطا کاریوں کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کر کے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں اور پھر توبہ کر کے بخشے جاویں یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانوں کی فطرت چاہتی ہے سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتہ کا خاصہ نہیں پھر وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو سکے۔ یہ خطا کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف کمزوری منسوب کی جاوے صرف قانون کے نتائج ہیں جو زمین پر جاری ہو رہے ہیں نعوذ باللہ کیا خدا ایسا کمزور ہے جس کی بادشاہت اور قدرت اور جلال صرف آسمان تک ہی محدود ہے یا زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے اور عیسائیوں کو اس بات پر زور دینا اچھا نہیں کہ صرف آسمان میں ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابھی زمین پر نہیں آئی کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آسمان کچھ چیز نہیں اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچھ چیز نہیں جس پر خدا کی بادشاہت ہو اور زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بھی نہیں۔ ماسوا اس کے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں اُس کے قانون کے موافق ہماری عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور ہماری حالتیں بدلتی رہتی ہیں اور صدہا رنگ کے راحت اور رنج ہم دیکھتے ہیں ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں اور ہزارہا پیدا ہوتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں نشان ظاہر ہوتے ہیں زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پھل اور پھول اس کے حکم سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچھ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے بلکہ آسمانی اجرام تو ایک ہی صورت اور منوال پر چلے آتے ہیں اور اُن میں تغییر تبدیل جس سے ایک مغیر مبدل کا پتہ ملتا ہو کچھ محسوس نہیں ہوتی مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گزرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں اور انجیل نے اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں آئی۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 34 تا 37)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مولویوں کی منافقت اور دوغلا پن
جس ملک کا کھاتے ہیں اُسی کو دارُالحرب قرار دیتے ہیں!

گزشتہ تین شماروں میں ہم نے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے کچھ غیر اسلامی عقائد کا ذکر کیا تھا تا کہ اُن کو معلوم ہو سکے کہ مسلمان ہو کر اور عالم کہلا کر اس قسم کے عقائد رکھنا کس قدر حیرت انگیز ہے۔ ایسے عقائد جو دوسروں کو کھلم کھلا اسلام پر اعتراض اور ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے شمارہ میں ہم نے وفات مسیح کے مختلف پہلوؤں سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز ارشادات پیش کئے تھے۔

آج ہم خونی مسیح وخونی مہدی کے متعلق جو غلط عقیدہ عام مسلمانوں میں رائج ہے، یعنی جو مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کا عقیدہ ہے، سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ارشادات پیش کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مسلمانوں میں جہاد کا مسئلہ اور کسی خونی امام کے آنے کے انتظار کا مسئلہ اور دوسری قوموں سے بغض رکھنے کا مسئلہ یہ سب بعض کوتہ اندیش علماء کی غلطیاں ہیں

بہتیرے مسلمان ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ ان میں اور درندوں میں شاید کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہوگا...... اکثر ایسے ہیں کہ وہ ایک ناحق کا خون کرنے اور ایک بے گناہ انسان کی جان ضائع کرنے کے وقت بھی اُس قادر خدا کے مواخذہ سے نہیں ڈرتے جس نے زمین کے تمام جانوروں کی نسبت انسان کی جان کو بہت زیادہ قابلِ قدر قرار دیا ہے۔ اس قدر سخت دلی اور بے رحمی اور بے مہری کا کیا سبب ہے؟ یہی سبب ہے کہ بچپن سے ایسی کہانیاں اور قصّے اور بے جا طور پر جہاد کے مسئلے ان کے کانوں میں ڈالے جاتے اور اُن کے دل میں بٹھائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے رفتہ رفتہ ان کی اخلاقی حالت مردہ ہو جاتی ہے اور ان کے دل ان نفرتی کاموں کی بدی کو محسوس نہیں کر سکتے بلکہ جو شخص ایک غافل انسان کو قتل کر کے اس کے اہل وعیال کو تباہی میں ڈالتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ گویا اُس نے بڑا ہی ثواب کا کام بلکہ قوم میں ایک فخر پیدا کرنے کا موقعہ حاصل کیا ہے...... میں نے پہلے بھی کئی دفعہ اپنی قوم کے حال پر رحم کر کے اردو اور فارسی اور عربی میں ایسی کتابیں لکھی ہیں جن میں یہ ظاہر کیا ہے کہ مسلمانوں میں جہاد کا مسئلہ اور کسی خونی امام کے آنے کے انتظار کا مسئلہ اور دوسری قوموں سے بغض رکھنے کا مسئلہ یہ سب بعض کوتہ اندیش علماء کی غلطیاں ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں، رُوحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 4)

اہل حدیث وغیرہ بڑے جوش سے یہ اعتقاد ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ملکر زمین کو غیر قوموں کے خون سے بھر دیں گے

مسلمانوں میں سے اہلِ حدیث وغیرہ بڑے جوش سے یہ اعتقاد ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح کے اترنے سے کچھ عرصہ پہلے بنی فاطمہ میں سے ایک امام پیدا ہوگا جس کا نام محمد مہدی ہوگا اور دراصل خلیفۂ وقت اور بادشاہ وہی ہوگا کیونکہ وہ قریش میں سے ہوگا۔ اور چونکہ اصل غرض اس کی یہ ہوگی کہ تمام غیر قوموں کو جو اسلام سے منکر ہیں قتل کر دیا جائے بجز ایسے شخص کے کہ جو جلدی سے کلمہ پڑھ لے اس لئے اُس کی مدد اور ہاتھ بٹانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بجائے خود ایک مہدی ہیں بلکہ بڑے مہدی وہی ہیں لیکن اس سبب سے کہ خلیفۂ وقت قریش میں سے ہونا چاہئے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خلیفۂ وقت نہیں ہوں گے بلکہ خلیفۂ وقت وہی محمد مہدی ہوگا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں مل کر زمین کو انسانوں کے خون سے بھر دیں گے اور اس قدر خونریزی کریں گے جس کی نظیر ابتداء دنیا سے اخیر تک کسی جگہ نہیں پائی جائے گی اور آتے ہی خونریزی ہی شروع کر دیں گے اور کوئی وعظ وغیرہ نہیں کریں گے اور نہ کوئی نشان دکھائیں گے اور کہتے ہیں کہ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام محمد مہدی کے لئے بطور مشیر یا وزیر کے ہوں گے اور عنانِ حکومت صرف مہدی کے ہاتھ میں ہوگی لیکن حضرت مسیح تمام دنیا کے قتل کرنے کے لئے حضرت امام محمد مہدی کو ہر وقت اکسائیں گے اور تیز مشورے دیتے رہیں گے۔ گویا اُس اخلاقی زمانہ کی کسر نکالیں گے جبکہ آپ نے یہ تعلیم دی تھی کہ کسی شر کا مقابلہ مت کرو اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال بھی پھیر دو۔

(مسیح ہندوستان میں، رُوحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 6)

اہل حدیث کسی دوسری قوم سے نیک نیتی اور صلح کاری کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں اور نہ کسی دوسری گورنمنٹ کے نیچے سچی اور کامل اطاعت اور وفاداری سے بسر کر سکتے ہیں

اہل حدیث کا وہ فرقہ بھی ہے جن کو وہابی بھی کہتے ہیں ان کے یہ عقائد کہ جو خونی مہدی اور خونی مسیح موعود کی نسبت انکے دلوں میں ہیں انکی اخلاقی حالتوں پر نہایت بداثر ڈال رہے ہیں، یہاں تک کہ وہ اس بداثر کی وجہ سے نہ کسی دوسری قوم سے نیک نیتی اور صلح کاری اور دیانت کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور نہ کسی دوسری گورنمنٹ کے نیچے سچی اور کامل اطاعت اور وفاداری سے بسر کر سکتے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسا عقیدہ سخت اعتراض کی جگہ ہے کہ غیر قوموں پر اس قدر جبر کیا جائے کہ یا تو بلا توقف مسلمان ہو جائیں اور یا قتل کئے جائیں۔ (ایضاً صفحہ 7)

جہاد یعنی ناحق غیر قوموں کا قتل حرام ہے اور خونی مہدی کی حدیثیں مخدوش ہیں

مجھے تعجب ہے کہ جب مَیں کہتا ہوں کہ جہاد حرام ہے تو کالی پیلی آنکھیں نکال لیتے ہیں۔ حالانکہ خود ہی مانتے ہیں کہ جو حدیثیں خونی مہدی کی ہیں وہ مخدوش ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس باب میں رسالے لکھے ہیں اور یہی مذہب میاں نذیر حسین دہلوی کا تھا۔ وہ ان کو قطعی صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر مجھے کیوں کاذب کہا جاتا ہے؟ سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرے گا۔ اور قلم، دُعا، توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا اور افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی......

مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفّار کا مال ناجائز طور پر لینا بھی درست ہے

مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفّار کا مال ناجائز طور پر لینا بھی درست ہے۔ خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ ان کا مال لوٹ لو بلکہ یہاں تک بھی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں۔ وہ تو ایک صاف اور مصفّٰی مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوقِ ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔

(رُوحانی خزائن، جلد 20، لیکچر لدھیانہ، صفحہ 281،279)

مولوی ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو دنیا کو خون میں غرق کر دے ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے

یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے۔ اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ آسمان سے اترتے ہی تمام کافروں کو قتل کر دے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کر دیں اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جُزو قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے۔ یا جس گورنمنٹ کے تحت میں زندگی بسر کرے اسی کی تباہی کے گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی روحیں بکلی مسخ ہو چکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں بتمامہا ان کے اندر سے مسلوب ہو گئی ہیں یا خالقِ حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ نامعلوم کہ ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے منہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں ان کی اس تکفیر کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ہمیں قرآن شریف کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جاوے۔ (سرُّ الخلافہ، رُوحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 404)

مولویوں کو یہ لالچ ہے کہ مہدی کی لڑائیوں کے ذریعہ سے بہت سا مال ان کو ملے گا یہاں تک کہ وہ سنبھال نہیں سکیں گے

ہمارے اکثر مولویوں کو یہ دھوکا لگا ہوا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ مہدی کی لڑائیوں کے ذریعہ سے بہت سا مال ان کو ملے گا یہاں تک کہ وہ سنبھال نہیں سکیں گے اور چونکہ آج کل اس ملک کے اکثر مولوی بہت تنگ دست ہیں اس وجہ سے بھی وہ ایسے مہدی کے دن رات منتظر ہیں کہ تا شاید اسی ذریعہ سے ان کی نفسانی حاجتیں پوری ہوں لہٰذا جو شخص ایسے مہدی کے آنے سے انکار کرے یہ لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 12)

مولویوں کی منافقت اور دوغلا پن جس ملک کا کھاتے ہیں اُسی کو دار الحرب قرار دیتے ہیں

یہ لوگ جب حکام وقت کو ملتے ہیں تو اس قدر سلام کے لئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کے لئے طیار ہیں اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو بار بار اصرار ان کا اِسی بات پر ہوتا ہے کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں اور تھوڑے ہیں جو اس خیال کے انسان نہیں ہیں۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، رُوحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 7)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی اور آپؑ کی مسلسل اور انتھک اصلاحات کا اثر ہے کہ اب رفتہ رفتہ مولوی حضرات ان بدعقائد کے اظہار سے باز آتے جا رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ دل سے بھی ایسے خیالات نکال پھینکیں کہ اسی میں اسلام کی عزت ہے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

غزوہ بدر میں شامل ہونے والے صحابہ میں سے حضرت خَلَّاد بن رَافع زُرَقی، حضرت حَارِثہ بن سُراقہ، حضرت عبَّاد بن بِشر، حضرت سَواد بن غَزِیَّہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی، ان کے ایمان واخلاص، صدق ووفا، محبت رسول اور عشق وفدائیت کا ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان چمکتے ستاروں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی عشق رسول عربی کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 جولائی 2018ء بمطابق 20 وفا 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام حضرت خَلَّاد بن رَافع زُرَقی تھا آپ انصاری تھے۔ یہ ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جو غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی کثیر عطا فرمائی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 447، خلاد بن رافعؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) ایک روایت میں آتا ہے کہ مُعاذ بن رِفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مَیں اپنے بھائی حضرت خَلَّاد بن رَافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بہت لاغر کمزور اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا یہاں تک کہ ہم بَرِید مقام پر پہنچے جو رَوْحاء کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہم تجھ سے نذر مانگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس پر مدینہ لوٹا دے تو ہم اس کو قربان کر دیں گے۔ پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے۔ ہم نے آپ کو ساری بات بتائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رکے اور آپ نے وضو فرمایا۔ پھر جو بچا ہوا پانی تھا اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر آپ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا۔ آپ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا۔ پھر کچھ اس کے سر پر، اس کی گردن پر، اس کے شانے پر، اس کی کوہان پر، اس کی پیٹھ پر اور اس کی دم پر (پانی ڈالا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! رافع اور خَلَّاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ہم بھی چلنے کیلئے کھڑے ہوئے اور چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُنْصَف مقام کے شروع میں پا لیا اور ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اس کی وہ کمزوری بالکل دور ہو گئی تھی۔ کہتے ہیں ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ بدر سے واپسی پر جب ہم مُصَلّٰی مقام پر پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا۔ پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت تقسیم کیا اور ہم نے اس کو صدقہ کر دیا۔ (کتاب المغازی للواقدی، باب بدر القتال، جلد اوّل، صفحہ 25، عالم الکتب 1984ء) (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 181، خلاد بن رافعؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) ایک نذر مانی تھی کہ جب وہ کام آ جائے تو اس کے بعد ہم ذبح کر دیں گے۔ اس کے مطابق انہوں نے اس پر عمل کیا۔

ایک صحابی کا ذکر ملتا ہے ان کا نام حضرت حَارِثہ بن سُراقہ تھا۔ ان کی وفات 2 ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر ہوئی تھی۔ ان کی والدہ رُبَیِّع بنتِ نَضر حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 1، صفحہ 704، حارثہ بن سراقہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) ہجرت سے پہلے والدہ کے ساتھ یہ مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ آپ کے والد وفات پا چکے تھے۔ (سیر الصحابہؓ، جلد 3، صفحہ 299، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سَائب بن عُثمان بن مَظْعُون کے درمیان عقد مؤاخات کیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 307، سائب بن عثمانؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) مؤاخات کا معاہدہ کروایا تھا، بھائی بھائی کا عقد کروایا تھا۔ ابونعیم نے بیان کیا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ اپنی والدہ سے بہت حسن سلوک سے کام لینے والے تھے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں حَارِثہ کو دیکھا۔ حَبَّان بن عَرِقَہ نے بدر کے دن آپ کو شہید کیا۔ اس نے انہیں اس وقت تیر مارا جبکہ آپ حوض سے پانی پی رہے تھے۔ وہ تیر آپ کی گردن پر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک انصاری جوان آپ کے سامنے آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے حارثہ! تم نے کس حال میں صبح کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ مَیں یقیناً اللہ پر حقیقی ایمان رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو کیونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اس نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا دل دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے۔ میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں۔ یعنی عبادت کرتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گویا باہم ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور گویا اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور مچا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسی پر قائم رہو۔ تم ایک ایسے بندے ہو جس کے دل میں اللہ نے ایمان کو روشن کر دیا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے شہادت کی دعا فرمایئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور بدر کے روز جب گھڑ سواروں کو بلایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے نکلے اور سب سے پہلے سوار تھے جو شہید ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے انصاری تھے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت حارثہ کی شہادت کی خبر جب ان کی والدہ کو ملی تو ان کی والدہ حضرت ربیعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا۔ بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کر لوں گی اور اگر ایسا نہیں تو پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ میں کیا کروں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُمّ حارثہ جنت ایک نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔ جو اعلیٰ ترین جنت ہے اس میں ہے۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ میں ضرور صبر کروں گی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے تو اس پر آپ کی والدہ اس حال میں واپس چلی گئیں کہ وہ مسکرا رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں کہ واہ واہ اے حارثہ۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 650 تا 651، حارثہ بن سراقہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

غزوہ بدر کے موقع پر خدا تعالیٰ نے کفار کے سرداروں کو موت کے گھاٹ اتار کر کفار کو رسوا کیا اور غزوہ بدر میں شامل ہونے والے مسلمانوں کو عزت بخشی اور خدا تعالیٰ نے اہل بدر کے متعلق خبر پائی تو فرمایا کہ تم جو مرضی کرو تم پر جنت واجب ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو کہا کہ تم جو مرضی کرو جنت واجب ہو گئی ہے۔ یہ مطلب نہیں تھا کہ جو مرضی کرو۔ اب گناہ بھی کرو تو جنت واجب ہے۔ مطلب یہ کہ اب ان سے ایسی کوئی باتیں نہیں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف ہوں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کی رہنمائی فرماتا رہے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا جو کہ غزوہ بدر کے دن شہید ہو گئے تھے کہ وہ جنت الفردوس میں ہیں۔

(شرح زرقانی، جلد دوم، صفحہ 257، باب غزوہ بدر الکبریٰ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پھر ایک صحابی حضرت عَبَّاد بن بِشر ہیں۔ جنگ یمامہ گیارہ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ حضرت عباد بن بشر کی کنیت ابو بشر اور ابو ربیع ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عبد الاَشْہَل سے تھا۔ ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی وہ بھی فوت ہو گئی۔ انہوں نے مدینہ میں حضرت مُصْعَب بن عُمَیر کے ہاتھ پر حضرت سعد بن مُعاذ اور حضرت اُسَید بن حُضَیر سے پہلے اسلام قبول کیا۔ مؤاخات مدینہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت اَبُو حُذَیفہ بن عُتْبَہ کا بھائی بنایا۔ حضرت عباد بن بشر غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ آپ ان اصحاب میں شامل تھے جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کیلئے بھیجا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 336، عباد بن بشرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مختلف تواریخ سے لے کے سیرۃ خاتم النبیین میں بھی لکھا ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ "بدر کی جنگ نے جس طرح مدینہ کے یہودیوں کی دلی عداوت کو ظاہر کر دیا تھا...... (بدر کی جنگ میں مدینہ کے یہودیوں کا خیال تھا کہ کفار جو ہیں یہ اب مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ لیکن جنگ کا پانسا مسلمانوں کے حق میں پلٹا گیا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور اس وجہ سے یہودیوں کی عداوت بھی ظاہر ہوئی) مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ افسوس ہے کہ "بنو قَینُقَاع کی جلاوطنی بھی دوسرے یہودیوں کو اصلاح کی طرف مائل نہ کر سکی اور وہ اپنی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں میں ترقی کرتے گئے۔ چنانچہ کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کعب گو مذہباً یہودی تھا لیکن دراصل یہودی النسل نہ تھا بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف بَنُو نَبہان کا ایک ہوشیار اور چلتا پرزہ آدمی تھا جس نے مدینہ میں آ کر بنو نضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کئے۔ ان کا حلیف بن گیا اور بالآخر اس نے اتنا اقتدار اور رسوخ پیدا کر لیا کہ قبیلہ بَنُو نَضِیر کے رئیس اعظم ابو رافع بن اَبُو الحُقَیق نے اپنی لڑکی اسے رشتہ میں دے دی۔ اسی لڑکی کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا حتی کہ بالآخر اسے یہ حیثیت حاصل ہو گئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے گویا اپنا سردار سمجھنے لگ گئے۔ کعب ایک وجیہ اور شکیل شخص ہونے کے علاوہ ایک قادر الکلام شاعر اور نہایت دولتمند آدمی تھا۔ ہمیشہ اپنی قوم کے علماء اور دوسرے ذی اثر لوگوں کو اپنی مالی فیاضی سے اپنے ہاتھ کے نیچے رکھتا تھا۔ مگر اخلاقی نقطہ نظر سے وہ ایک نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا اور خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے کمال حاصل تھا۔ (فتنہ وفساد پیدا کرنے کیلئے اسے بڑا کمال حاصل تھا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو کَعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدے میں شرکت اختیار کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن وامان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا۔ ظاہراً تو یہ معاہدہ کیا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض وعداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور مخفی ساز باز سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کعب ہر سال یہودی علماء ومشائخ کو بہت سی خیرات کر دیا کرتا تھا۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد یہ لوگ اپنے سالانہ وظائف لینے کیلئے اس کے پاس گئے تو اس نے باتوں باتوں میں ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شروع کر دیا اور ان سے آپ کے متعلق مذہبی کتب کی بناء پر رائے دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا کہ بظاہر تو یہ وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا تھا۔ کعب اس جواب پر بہت بگڑا اور ان سب کو بڑا سخت سست کہا اور رخصت کر دیا اور جو خیرات انہیں دیا کرتا تھا وہ نہ دی۔ یہودی علماء کی جب روزی بند ہو گئی تو کچھ عرصہ کے بعد پھر کعب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں علامات کے سمجھنے میں غلطی لگ

گئی تھی۔ ہم نے دوبارہ غور کیا ہے۔ دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس جواب سے پھر کعب کا مطلب حل ہو گیا اور اس نے خوش ہو کر ان کو سالانہ خیرات دے دی۔ اب یہ لکھتے ہیں کہ ’’خیر یہ تو ایک مذہبی مخالفت تھی جو گوناگوار صورت میں اختیار کی گئی لیکن قابل اعتراض نہیں ہو سکتی تھی۔ (لوگ مذہبی مخالفت کرتے ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے) اور نہ اس بناء پر کعب کو زیر الزام سمجھا جا سکتا تھا۔‘‘ (یہ اس کے قتل کا واقعہ بیان ہو رہا ہے کہ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس کو قتل کیا جائے لیکن وجہ کیا بنی) ’’اس کے بعد کعب کی مخالفت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئی اور بالآخر جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک حالات پیدا ہو گئے۔ دراصل بدر سے پہلے کعب یہ سمجھتا تھا کہ مسلمانوں کا یہ جوش ایمان ایک عارضی چیز ہے اور آہستہ آہستہ یہ سب لوگ خود بخود منتشر ہو کر اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آئیں گے لیکن جب بدر کے موقع پر مسلمانوں کو غیر متوقع فتح نصیب ہوئی اور رؤوسائے قریش اکثر مارے گئے تو اس نے سمجھ لیا کہ اب یہ نیا دین یونہی مٹتا نظر نہیں آتا۔ چنانچہ بدر کے بعد اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ و برباد کرنے میں صرف کر دینے کا تہیہ کر لیا۔ اس کے دلی بغض وحسد کا سب سے پہلا اظہار اس موقع پر ہوا جب بدر کی فتح کی خبر مدینہ پہنچی تو اس خبر کو سن کر کعب نے علی رؤوس الاشہاد یہ کہہ دیا کہ خبر بالکل جھوٹی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے ایسے بڑے لشکر پر فتح حاصل ہو اور مکہ کے اتنے نامور رئیس خاک میں مل جائیں۔ اور اگر یہ خبر سچ ہے تو پھر اس زندگی سے مرنا بہتر ہے۔ یہ کعب نے کہا۔ جب اس خبر کی تصدیق ہو گئی اور کعب کو یہ یقین ہو گیا کہ واقعی بدر کی فتح نے اسلام کو وہ استحکام دے دیا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہ تھا تو وہ غیظ وغضب سے بھر گیا اور فوراً سفر کی تیاری کر کے اس نے مکہ کی راہ لی۔ وہاں جا کر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو شعلہ بار کر دیا۔ ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی۔ ان کے سینے جذبات انتقام وعداوت سے بھر دیئے۔ اور جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجہ کی بجلی پیدا ہو گئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحہ دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں گے اس وقت تک چین نہ لیں گے۔ (مکہ کے کافروں سے اس نے یہ عہد لیا) مکہ میں یہ آتش فشاں فضا پیدا کر کے اس بدبخت نے دوسرے قبائل عرب کا رخ کیا اور قوم بہ قوم پھر کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ پھر مدینہ میں واپس آ کر مسلمان خواتین پر تشبیب کہی۔ یعنی اپنے جوش دلانے والے اشعار میں نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا حتی کہ خاندان نبوت کی مستورات کو بھی اپنے اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کیا اور ملک میں ان اشعار کا چرچا کروایا۔ بالآخر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی اور آپ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے آپ کو قتل کروانے کا منصوبہ باندھا۔ مگر خدا کے فضل سے اس کی وقت پر اطلاع ہو گئی اور اس کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریکِ جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازشِ قتل کے الزامات پایہ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوامی معاہدے کی رو سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد اہالیان مدینہ سے ہوا تھا آپ مدینہ کی جمہوری سلطنت کے صدر اور حاکم اعلیٰ تھے۔ آپ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے بعض صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جاوے۔ لیکن چونکہ اس وقت کعب کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے مدینہ کی فضا ایسی ہو رہی تھی کہ اگر اس کے خلاف باضابطہ طور پر اعلان کر کے اسے قتل کیا جاتا تو مدینہ میں ایک خطرناک خانہ جنگی شروع ہو جانے کا احتمال تھا جس میں نامعلوم کتنا کشت وخون ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ممکن اور جائز قربانی کر کے بین الاقوامی کشت وخون کو روکنا چاہتے تھے۔ (جنگ نہیں چاہتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو برملا طور پر (پورا سامنے لا کر) قتل نہ کیا جاوے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کریں قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے کریں۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کے لئے تو کوئی بات کہنی ہو گی یعنی کوئی عذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر کسی محفوظ جگہ میں قتل کیا جا سکے۔ آپ نے ان عظیم الشان اثرات کا لحاظ رکھتے ہوئے جو اس موقع پر ایک خاموش سزا کے طریق کو چھوڑنے سے پیدا ہو سکتے تھے فرمایا کہ اچھا۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرون خانہ سے بلا کر کہا کہ ہمارے صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم تنگ حال ہیں۔ کیا تم مہربانی کر کے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو۔ یہ بات سن کر کعب خوشی سے کود پڑا۔ کہنے لگا واللہ ابھی کیا ہے وہ دن دور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اسے چھوڑ دو گے۔ اس پہ محمد نے جواب دیا خیر ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں اور اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا انجام کیا ہوتا ہے مگر تم یہ بتاؤ کہ قرض دو گے یا نہیں۔ کعب نے کہا کہ ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔ محمد نے پوچھا کیا چیز؟ اس بدبخت نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ محمد نے غصہ کو دبا کر کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رہن رکھ دیں تمہارا تو اعتبار کوئی نہیں۔ اس نے کہا اچھا تو پھر بیٹے سہی۔ محمد نے جواب دیا یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم اپنے بیٹے تمہارے پاس رکھوا دیں۔ ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے۔ البتہ اگر تم مہربانی کرو تو ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب راضی ہو گیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ پارٹی ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر (کیونکہ اب وہ کھلے طور پر ہتھیار ساتھ لے جا سکتے تھے) کعب کے مکان پر پہنچے اور اس کو گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف لے آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد چلتے چلتے اس کو قابو کر کے وہ صحابہ جو پہلے ہتھیار بند تھے انہوں نے تلوار چلائی اور اسے قتل کر دیا۔ بہرحال کعب قتل ہو کر گرا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو اس قتل کی اطلاع دی۔ جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ اور پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی، تحریکِ جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کے لئے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ وفساد کے بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا از سر نو وعدہ کیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 466 تا 470) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اس کے جرم گنوائے اور اس کا جو ظاہری نتیجہ نکلنا چاہئے تھا وہ بتایا کہ ان حرکتوں کے بعد اُسے قتل تو ہونا تھا اور یہود کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ آپ صحیح فرما رہے ہیں تبھی تو نیا معاہدہ کیا تاکہ اس قسم کے واقعات آئندہ نہ ہوں اور پھر پُرامن فضا آئندہ کے لئے قائم ہو جائے۔ یہ نہ ہو کہ اب یہودی بدلے لینے شروع کریں پھر مسلمان انہیں سزا دیں۔ اگر یہودی قتل کیا جانا غلط سمجھتے کہ نہیں اس طریقے سے غلط کیا گیا ہے تو خاموش نہ ہوتے بلکہ خون بہا کا مطالبہ کرتے۔ یہ مطالبہ تو انہوں نے نہیں کیا اور خاموشی دکھائی تو یہ تمام باتیں بتاتی ہیں کہ اس وقت کے قانون کے مطابق یہ قتل جائز تھا۔ کیونکہ جو فتنہ یہ پھیلا رہا تھا یہ قتل سے بھی بڑھ کر تھا اور یہی ایسے مجرم کی سزا تھی اور ہونی چاہئے تھی اور اس وقت کے رواج کے مطابق جب اس کو سزا دی گئی تو جیسا کہ میں نے کہا اس طرح سزا دی جا سکتی تھی۔ اس رواج کے مطابق اگر سزا دی جا سکتی تھی جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں اور یہودیوں کے رویے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے تو پھر اعتراض کی بھی گنجائش نہیں۔ اگر نہ دی جا سکتی ہوتی تو یہودی یقیناً سوال اٹھاتے کہ مقدمہ چلا کر اور پھر ظاہراً کھلے طور پر سزا کیوں نہیں دی گئی۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اس کا یہ قتل بالکل جائز تھا اور یہ سزا تھی لیکن یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ آجکل کے شدت پسند گروہ ایسی باتوں سے غلط sense میں بات کرتے ہیں اور اسی طرح حکومتیں بھی اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا قتل کرنا جائز ہے۔ اول تو فتنہ اس طرح پھیلایا نہیں جا رہا۔ جن کو قتل کیا جاتا ہے وہ فتنہ پھیلانے والوں میں نہیں ہیں۔ دوسرے صرف وہاں مجرم کو سزا دی گئی تھی نہ اس کے خاندان کو نہ کسی اور کو۔ یہ لوگ جب قتل کرتے ہیں تو معصوموں کو قتل کر رہے ہیں۔ عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔ بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ کئی لوگوں کو اپاہج کر رہے ہیں۔ بہرحال آجکل کے قاعدہ اور قانون کے مطابق یہ چیز جائز نہیں اور اُس وقت وہ سزا صحیح تھی اور واجب تھی اور حکومت نے اس کو دی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عَبّاد بن بِشر کو بنو سُلَیم اور مُزَیْنَہ کے پاس صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت عباد بن بشر ان کے پاس دس دن مقیم رہے۔ وہاں سے واپسی پر بنو مُصْطَلِق سے صدقہ وصول کرنے گئے۔ وہاں بھی آپ کا قیام دس دن کا رہا۔ اس کے بعد آپ واپس مدینہ آ گئے۔ اسی طرح یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباد بن بشر کو غزوہ حنین کے مال غنیمت کا عامل مقرر فرمایا تھا اور غزوہ تبوک میں آپ کو اپنے پہرے کا نگران مقرر فرمایا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 336، عباد بن بشرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) آپ کا شمار فاضل صحابہ کرام میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ انصار میں سے تین شخص ایسے تھے کہ ان کے اوپر انصاری صحابہ میں سے کسی اور کو افضل شمار نہیں کیا جا سکتا اور وہ سب کے سب قبیلہ بنو عَبْدُ الْاَشْہَل میں سے تھے۔ وہ تین یہ تھے۔ حضرت سعد بن معاذ، حضرت اُسَید بن حُضَیر اور حضرت عباد بن بشر۔

حضرت عباد بن بشر سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تم لوگ میرے شِعَارْ ہو۔ (یعنی وہ کپڑا جو سب کپڑوں سے نیچے ہوتا ہے اور بدن سے ملا رہتا ہے) اور باقی لوگ دِثَار ہیں۔ (یعنی وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اطمینان ہے کہ تمہاری طرف سے مجھے کوئی تکلیف دِہ بات نہیں پہنچے گی۔ حضرت عباد بن بشر جنگ یمامہ میں 45 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ عباد پر رحم کر۔

اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو شخص ایک تاریک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ ان میں سے ایک حضرت عباد بن بشر تھے اور دوسرے میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اُسَید بن حُضَیر تھے اور ان کے ساتھ دو چراغ جیسے تھے جو ان کے سامنے روشنی کر رہے تھے۔ جب وہ دونوں جدا جدا ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا۔ (رات کو اندھیرے میں روشنی دکھانے کیلئے) آخر وہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب منہ، حدیث 465) (صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب شھادۃ الاعمی ...... الخ، حدیث 2655) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 149 تا 150، عباد بن بشرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صلح حدیبیہ کے سفر میں بھی یہ شامل تھے۔ اس سفر کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اوپر چودہ سو صحابیوں کی جمعیت کے ساتھ ذوقعدہ 6/ہجری کے شروع میں پیر کے دن بوقت صبح مدینہ سے روانہ ہوئے اور اس سفر میں آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ سلمہ آپ کے ہم رکاب تھیں۔ اور مدینہ کا امیر نُمیلہ بن عبداللہ کو اور امام الصلوٰۃ عبداللہ بن اُمّ مکتوم کو جو آنکھوں سے معذور تھے مقرر کیا گیا تھا۔ جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے جو مدینہ سے قریباً چھ میل کے فاصلے پر مکہ کے رستے پر واقع ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرنے کا حکم دیا اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد قربانی کے اونٹوں کو جو تعداد میں ستّر تھے نشان لگائے جانے کا ارشاد فرمایا اور صحابہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حاجیوں کا مخصوص لباس یعنی جو احرام کہلاتا ہے وہ پہن لیں اور آپ نے خود بھی احرام باندھ لیا اور پھر قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کیلئے کہ آیا وہ کسی شرارت کا ارادہ تو نہیں رکھتے ایک خبر رساں بُسر بن سُفیان نامی کو جو قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتا تھا جو مکہ کے قریب آباد تھے آگے بھجوا کر آہستہ آہستہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مزید احتیاط کے طور پر مسلمانوں کی بڑی جمعیت کے آگے آگے رہنے کیلئے عبّاد بن بِشر کی کمان میں بیس سواروں کا ایک دستہ بھی متعین فرمایا۔ جب آپ چند روز کے سفر کے بعد عُسفَان کے قریب پہنچے جو مکہ سے تقریباً دو منزل کے راستے پر واقع ہے تو آپ کے خبر رساں نے واپس آکر آپ کی خدمت میں اطلاع دی کہ قریش مکہ بہت جوش میں ہیں اور آپ کو روکنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے اپنے جوش اور وحشت کے اظہار کے لئے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں اور جنگ کا پختہ عزم کرکے بہر صورت مسلمانوں کو روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قریش نے اپنے چند جانباز سواروں کا ایک دستہ خالد بن ولید کی کمان میں جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آگے بھجوا دیا ہے اور یہ کہ یہ دستہ اس وقت مسلمانوں کے قریب پہنچا ہوا ہے اور اس دستہ میں عکرمہ بن ابوجہل بھی شامل ہے۔ (یہ خبریں آپ کو دی گئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو تصادم سے بچنے کی غرض سے صحابہ کو حکم دیا کہ مکہ کے معروف راستے کو چھوڑ کر دائیں جانب ہوتے ہوئے آگے بڑھیں۔ چنانچہ مسلمان ایک دشوار گزار اور کٹھن راستے پر پڑ کر سمندر کی جانب سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنا شروع ہوئے۔'' (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 749 تا 750) اور وہاں پہنچے۔ آگے پھر صلح حدیبیہ کا سارا واقعہ ہے تو عبّاد بن بِشر بھی ان لوگوں میں شامل تھے جن کو ایک دستہ کا سوار بنا کر معلومات لینے کے لئے بھیجا۔ بہت قابلِ اعتبار قابلِ اعتماد صحابی تھے جن پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ اعتماد تھا۔

حضرت عبّاد بن بِشر حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت جس کو بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے اس میں شامل ہونے والے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ غزوہ ذاتُ الرِّقَاع کا ایک واقعہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ایک جگہ پر قیام فرمایا۔ اس وقت تیز ہوا چل رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی پر فروکش ہوئے تھے۔ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ کون ہے جو آج رات ہمارے لئے پہرہ دے گا۔ اس پر حضرت عبّاد بن بِشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کا پہرہ دیں گے۔ اس کے بعد وہ دونوں گھاٹی کی چوٹی پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عباد بن بشر نے حضرت عمار بن یاسر سے کہا کہ ابتدائی رات میں پہرہ دے لوں گا اور ان کو کہا کہ تم جا کر سو جاؤ۔ اور آخر رات میں تم پہرہ دے دینا تا کہ مَیں سو جاؤں۔ چنانچہ حضرت عمار بن یاسر تو سو گئے اور حضرت عباد بن بشر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔

ادھر نجد کے علاقے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اُن کی زیادتیوں کی وجہ سے عورتوں کو جو پکڑا تھا تو ان میں سے ایک عورت کا شوہر اس وقت غائب تھا۔ اگر وہ ہوتا تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی لیکن بہرحال جب وہ واپس آیا تو اسے پتہ چلا کہ اس کی بیوی کو مسلمانوں نے قیدی بنا لیا ہے۔ اس نے اسی وقت قسم کھائی کہ میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہ پہنچا لوں یا ان کے اصحاب کا خون نہ بہا لوں۔ چنانچہ وہ پیچھا کرتا ہوا اس وادی کے قریب آیا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فروکش تھے۔ جب اس نے وادی کے درّہ پر حضرت عباد بن بشر کا سایہ دیکھا تو بولا کہ یہ دشمن کا پہریدار ہے۔ اس نے تیر کمان پر چڑھا کر چلا دیا جو حضرت عباد بن بشر کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ حضرت عباد بن بشر اس وقت نماز میں مصروف تھے۔ انہوں نے تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز جاری رکھی اس نے دوسرا تیر مارا۔ وہ بھی انہیں لگا۔ انہوں نے اس کو بھی نکال کے پھینک دیا۔ پھر جب تیسرا تیر مارا تو حضرت عباد بن بشر کا کافی خون بہہ نکلا۔ انہوں نے نماز مکمل کی اور حضرت عمار بن یاسر کو جگایا۔ جب حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عباد بن بشر کو زخمی حالت میں دیکھا تو پوچھا کہ پہلے کیوں نہیں جگایا۔ تو کہنے لگے کہ میں نماز میں سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ میرا دل نہیں چاہا کہ میں نماز کو توڑوں۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد دوم، صفحہ 368 تا 369، غزوہ ذات الرقاع دار الکتب العلمیہ بیروت 2002) یہ تھا ان لوگوں کی عبادتوں کی حالت۔

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبّاد بن بِشر کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعید! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میرے لئے کھول دیا گیا۔ پھر ڈھانک دیا گیا۔ کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ مجھے شہادت نصیب ہوگی۔ مَیں نے کہا اللہ کی قسم تُو نے بھلائی دیکھی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت عبّاد بن بِشر انصار کو پکار رہے تھے کہ تم لوگ تلواروں کے میان توڑ ڈالو۔ اور لوگوں سے جدا ہو گئے۔ انہوں نے انصار میں سے چار سو آدمی چھانٹ لئے جن میں کوئی اور شامل نہ تھا جن کے آگے حضرت عبّاد بن بِشر، حضرت ابُو دُجانہ اور حضرت بَرَاء بن مالِک تھے۔ یہ لوگ باب الحدیقہ تک پہنچے اور سخت جنگ کی۔ حضرت عبّاد بن بِشر شہید ہوئے۔ میں نے ان کے چہرے پر تلوار کے اس قدر نشان دیکھے کہ صرف جسم کی علامت سے پہچان سکا۔''

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 336 تا 337، عباد بن بشرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت سَوَادْ بِن غَزِیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ بھی انصاری تھے۔ ان کا ذکر بھی آتا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ غزوہ بدر اور اُحد اور خندق اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے خالد بن ہشام مخزومی کو قید کیا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تھا۔ آپ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک صاع عمدہ کھجوریں دو صاع عام کھجوروں کے بدلے میں خریدیں۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 590، سود بن غزیہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوریں پسند آئیں تو آپ نے اس کی جو موجودہ قیمت تھی وہ کھجوروں کے مقابلے میں کھجوریں دے کر خرید لیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت خاتم النبیین میں غزوہ بدر کے واقعات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَواد کی خوش بختی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ذکر ملتا ہے۔ رمضان دو ہجری کی سترہ تاریخ جمعہ کا دن تھا۔ عیسوی حساب سے 14 مارچ 623 عیسوی تھی۔ صبح اٹھ کر سب سے پہلے نماز ادا کی گئی اور پھر پرستاران احدیت کھلے میدان میں خدائے واحد کے حضور سر بسجود ہوئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر ایک خطبہ فرمایا۔ پھر جب ذرا روشنی ہوئی تو آپ نے ایک تیر کے اشارے سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سَواد نامی صف سے کچھ آگے نکل کے کھڑا تھا۔ آپ نے اسے تیر کے اشارے سے پیچھے ہٹنے کو کہا مگر اتفاق سے آپ کے تیر کی لکڑی اس کے سینے پہ جا لگی۔ اس نے جرأت کے انداز سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ (یہ عجیب واقعہ ہے کہ تیر سے لائنیں سیدھی کر رہے تھے تو تیر کی لکڑی لائن سے باہر نکلے اس کے سینے پہ لگ گئی۔ اس نے بڑی جرأت سے کہا کہ آپ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے) مگر آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے۔ واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ اس پر صحابہ (بڑے حیران پریشان) انگشت بدنداں تھے کہ سَواد کو کیا ہو گیا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اچھا سَواد میں نے تمہیں مارا ہے تو تم بھی مجھے تیر مار لو۔ آپ نے اپنے سینے سے کپڑا اٹھا دیا۔ سَواد نے فرطِ محبت سے آگے بڑھ کر آپ کا سینہ چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ سواد! یہ تمہیں کیا سوجھی؟ اس نے رقّت بھری آواز میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمن سامنے ہے۔ کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کے جانا بھی ملتا ہے یا نہیں۔ میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو لوں اور پیار کروں۔'' اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے بھلائی کی دعا کی۔''

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 357 تا 358)، (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 590، سواد بن غزیہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ان صحابہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے بھی عجیب انداز تھے۔ ایک حضرت عُکاشہؓ کا واقعہ آتا ہے وہ تو بڑی عمر میں جا کر بہت بعد کی بات ہے اور یہ شروع کی بات ہے۔ یہ ہر وقت اس تاک میں رہتے تھے، اس کوشش میں رہتے تھے کہ کس طرح کوئی موقع ملے اور ہم عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف اظہار کریں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب سے برکتیں حاصل کرنے والے بھی ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان چمکتے ستاروں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی عشقِ رسولِ عربی کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

مَیں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں
ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں
اور مَیں اس خدا تعالیٰ کو جانتا اور پہچانتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے
(تبلیغ رسالت، جلد ہشتم، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

2016-2017ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس وقت دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 24 زبانوں میں 118 اخبارات و رسائل شائع کئے جا رہے ہیں

ایم.ٹی.اے، احمدیہ ریڈیو سٹیشنز، دیگر ٹی وی و ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر پیغام حق کی تشہیر

اس سال 6 لاکھ 9 ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے

مختلف مساعی کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29 رجولائی 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط دوم-آخری)

مختلف ممالک میں جماعتی رسالوں کی اشاعت

امسال 112 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت چوبیس زبانوں میں 118 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل اور جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

موازنہ مذاہب

موازنہ مذاہب رسالہ جو ہے اس میں مختلف تحقیقی مضامین بڑی محنت سے تیار کئے جاتے ہیں اور ہر ماہ لندن سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس کی سالانہ سبسکرپشن 20 پاؤنڈ ہے۔ ایڈیشنل وکالت تصنیف انتظام کرتی ہے۔ خریداری کیلئے ان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

انٹرنیشنل مینجمنٹ بورڈ

انٹرنیشنل مینجمنٹ بورڈ کے اس وقت پندرہ ڈیپارٹمنٹ ہیں جن میں کل 356 کارکنان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے دو سو ساٹھ مرد اور چھیانوے خواتین شامل ہیں۔ اس تعداد میں طوعی خدمت بجالانے والے اراکین کی تعداد 298 ہے جبکہ صرف 58 افراد Employed ہیں، کارکن ہیں، باقاعدہ Payroll پہ ہیں۔ اس سال ایم.ٹی.اے کے پچیس سال بھی مکمل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیابی سے چل رہا ہے۔

اسی طرح بوبوجلاسو (برکینا فاسو) میں بھی ٹی وی سٹیشن کا قیام کیا جا رہا ہے۔ بوبوجلاسو، برکینا فاسو کا ایک شہر ہے۔ یہاں ٹی وی سٹیشن کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ قادیان میں بھی سٹوڈیو بنا ہوا ہے اور وہاں سے High Defination Format کے ذریعہ سے نشریات ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کی نئی Uplink سہولت بھی میسر ہو چکی ہے۔ اس معاملے میں آزاد ہو گئے ہیں۔ پہلے لوگوں سے، مختلف کمپنیوں سے ڈش ہائر (Hire) کرنے پڑتے تھے۔ ایم ٹی اے اَرتھ سٹیشن امریکہ کو بھی اَپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ تمام موجودہ ضروریات کو مہیا کر سکے گا۔ اسی طرح ایم ٹی اے افریقہ ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے تحت جس کا آغاز اگست 2016ء میں ہوا تھا روزانہ چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں اس کی نشریات جاری ہیں۔ نو (9) ممالک میں ایم ٹی اے افریقہ کا اجراء ہو چکا ہے۔ گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو کے نام سے ایک نیا اور جدید سٹوڈیو کمپلیکس قائم کیا گیا ہے۔ اس میں جدید ترین سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور مختلف شعبوں میں سترہ کارکن خدمات بجالا رہے ہیں۔ غانا اور یوگنڈا میں ایم ٹی اے ٹیم نے 150 پروگرامز تیار کئے۔ ان پروگرامز میں وہاب آدم سٹوڈیو سے رمضان المبارک کے دوران لائیو براڈ کاسٹ بھی شامل ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ ٹیم نائیجیریا، یوگنڈا، سیرالیون اور تنزانیہ میں قائم ہو چکی ہیں اور تنزانیہ اور یوگنڈا میں بھی نیا سٹوڈیو قائم کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس کے تحت بھی کافی کام ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بیعتیں۔ یہ ایک بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ کیمرون کے تیس چھوٹے بڑے شہروں میں ایم ٹی اے کیبل سسٹم کے ذریعہ براہ راست دیکھا جاتا ہے۔ چھ کروڑ سے زائد افراد ایم ٹی اے سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس سے کیمرون میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ دور دراز کے علاقوں میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ کیمرون سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ویسٹرن ریجن کے ایک گاؤں مٹا (Mata) کے چیف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ ان کے قریبی گاؤں ماگبا (Magba) میں کیبل پر ایم ٹی اے چلتا ہے اور میں باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے اس گاؤں جاتا ہوں۔ ایم ٹی اے دیکھنے سے میرے اندر ایک روحانی اور اخلاقی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اب میں اپنے لوگوں کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکا ہوں اور باقاعدگی سے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑی مخلص جماعت ہے۔

کیمرون کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا۔ لوگ آہستہ آہستہ داخل ہو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کوٹ پہنے اور سر پہ پگڑی پہنے مسجد میں داخل ہوا ہے۔ نماز کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ لباس کیوں پہن رکھا ہے۔ کہنے لگا کہ میرے ایک روحانی امام ہیں وہ ایسا لباس پہنتے ہیں۔ اگر آپ ان کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں تو کیبل پر ایک چینل ایم ٹی اے افریقہ کا آتا ہے آپ وہ دیکھا کریں۔ اس چینل پر ان کے خطابات آتے ہیں اور اپنی مسجد میں بچوں کے ساتھ سوال جواب بھی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس پر میں نے انہیں دس شرائط بیعت اور تقویٰ رسالہ دیا۔ اور میری تصویر انہیں دکھائی۔ بتایا کہ یہ ہمارے خلیفہ ہیں اور یہ اسی جماعت کی مسجد ہے اور میں اس کا مشنری ہوں۔ اس پر بہت خوش ہوئے اور اپنی فیملی سمیت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

برکینا فاسو سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی ایک سماجی تنظیم کے دفتر کے نمائندے ہمارے پاس آئے اور جماعت کے بارے میں پوچھنے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ میں آپ کا چینل ایم ٹی اے بوبو باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ مَیں نے امام جماعت کے تمام پروگرام جو آپ کے چینل پر نشر ہوتے ہیں دیکھے ہیں۔ انہوں نے پھر اپنی کاپی کھولی اور دکھایا کہ میں خلیفۃ المسیح کے خطابات اور خطبات کے باقاعدہ نوٹس بھی لیتا ہوں۔ کہنے لگے کہ آج دنیا جس تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے ہر طرف قتل و غارت ہے ان حالات میں ہمارے مذہبی لیڈر اور سیاستدان یہی کہتے پھرتے ہیں کہ یہ بہت بُرا ہو رہا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ آپ کے خلیفہ ان چیزوں کی صرف باتوں سے ہی مذمّت نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم بھی پیش کرتے ہیں اور اس کی تلقین بھی دوسروں کو کرتے ہیں اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ کہنے لگے کہ مَیں جب بھی گھر واپس آتا ہوں تو سب سے پہلے ایم ٹی اے ہی لگاتا ہوں۔ باقی چینلز پر تباہی کی خبریں ہیں جبکہ ایم ٹی اے پر امن کا پیغام چل رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد اب اکیس ہو چکی ہے۔ جن میں مالی میں پندرہ ریڈیو سٹیشنز قائم ہیں۔ برکینا فاسو میں چار ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ سیرالیون میں پہلے فری ٹاؤن میں ایک ریڈیو سٹیشن تھا اب اس سال بو (Bo) میں دوسرا سٹیشن قائم کیا گیا ہے۔

مالی میں جو ریڈیو سٹیشن ہیں ان میں گیارہ ریڈیو سٹیشن پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور چار ریڈیو سٹیشن پر روزانہ سات گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ یہ نشریات فرنچ، جولا، بمبارا، سونیکے، فلفدلے، عربی اور سرائی پورے زبان میں پیش کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام ریڈیو سٹیشنز پر خطبات جمعہ اور جتنے دوسرے میرے خطابات ہیں وہ بھی نشر کئے جاتے ہیں۔

بینن سے بوہیکوں (Bohicon) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں۔ بوہیکوں ریجن میں دو ریڈیوز پر ہفتہ وار تبلیغی پروگرام ہوتا ہے۔ قریبی گاؤں تُووے (Toue) کے ایک دوست جو باقاعدہ پروگرام سنتے ہیں گاہے بگاہے فون بھی کرتے ہیں انہوں نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے دعوت دی۔ ہمارے معلم ان کے گاؤں تبلیغ کے لئے گئے تو پتا چلا کہ دعوت دینے والے دوست اس گاؤں کی مسجد کے امام ہیں اور تقریباً تین سال قبل انہوں نے کویت کی مدد سے ایک مسجد تعمیر کی تھی۔ گاؤں کے امام نے بتایا کہ وہ ہماری تبلیغ باقاعدگی سے سنتے ہیں چنانچہ جب ہم نے تبلیغ کرنے کی اجازت مانگی تو کہنے لگے کہ ہم ریڈیو کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا پیغام پہلے ہی سن چکے ہیں۔ آج تو ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح امام سمیت اس گاؤں کے 65 رافراد نے بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئے۔

دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے کے علاوہ چھہتر ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سال تین ہزار چھ سو اٹھاون (3658) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ پانچ ہزار سات سو پچانوے (5795) گھنٹے وقت ملا۔

اسی طرح جماعتی ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ مختلف ممالک میں ریڈیو سٹیشنز پر تیرہ ہزار آٹھ سو ستتر (13877) گھنٹے پر مشتمل تیرہ ہزار دو سو اکتالیس (13241) پروگرام نشر ہوئے اور اس طرح ٹی وی اور ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق پینتالیس کروڑ اٹھاون لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

گھانا میں جماعت کے پروگراموں کو ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ جو کوریج ملی وہ 379 گھنٹوں پر مشتمل ہے۔ ٹی وی پر پانچ سو اڑتالیس پروگرام ہوئے۔

مالی میں، سیرالیون میں، آئیوری کوسٹ میں، نائیجیریا میں، برکینا فاسو میں، بینن میں، گیمبیا میں بھی پروگرام نشر ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے ٹی وی سٹیشنز، ریڈیو سٹیشنز پر بھی اللہ تعالیٰ موقع عطا فرما رہا ہے۔

گھانا نیشنل ٹیلیویژن اور سائن پلس پر (CINE PLUS) ہفتہ وار پروگرام ہوتے ہیں اور ان پروگراموں کے ذریعہ اس سال ان کو بارہ بیعتیں عطا ہوئیں۔ ریڈیو کے ذریعہ سے 819 لوگوں کے سوال جواب کے پروگرام بھی ہوئے۔

اخبارات میں کوریج

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت۔ مجموعی طور پر چار ہزار چونتیس اخبارات نے تین ہزار ایک سو اٹھاسی جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً پینتالیس کروڑ ستّر لاکھ سے زائد افراد بنتی ہے۔

تحریک وقف نو

تحریک وقفِ نَو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفین نو کی تعداد میں دو ہزار آٹھ سو اٹھارہ (2818) کا اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے کے ساتھ واقفین نو کی کل تعداد تریسٹھ ہزار ستتر (63077) ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد سینتیس ہزار نو سو تہتر (37973) لڑکیوں کی تعداد پچیس ہزار ایک سو چار (25104) ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نَو کی تعداد چھبیس ہزار دو سو بتیس (26232) ہے جس میں لڑکے سترہ ہزار پانچ سو چھ (17506) اور لڑکیاں آٹھ ہزار سات سو آٹھ (8708) ہیں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس کے بعد پھر جرمنی میں، پھر یوکے میں۔ پھر انڈیا میں پھر کینیڈا میں۔

مخزن تصاویر

شعبہ مخزن تصاویر کے تحت بھی مختلف دنیا میں تصاویر بھجوائی جاتی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے شعبہ کو اَپ ڈیٹ کیا ہے۔

احمدیہ آرکائیوز

احمدیہ آرکائیو کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ تبرکات کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ممالک میں سینتیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ پانچ ہومیو پیتھک کلینک کام کر رہے ہیں۔

ہسپتالوں میں چالیس مرکزی ڈاکٹر اور بارہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں 19 مرکزی اساتذہ بھی ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے تحت بھی کام ہو رہا ہے جو کنسٹرکشن کے علاوہ افریقن ممالک میں پینے کا پانی صاف مہیا کرنے کیلئے سولر سسٹم مہیا کرنے کا کام بھی کر رہے ہیں اور ینگ انجینئرز ہیں جو والنٹیئر کر کے یہاں سے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اجر دے اور ان کے کام میں برکت ڈالے۔ احمدیہ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن کے تحت بھی انجینئرز افریقہ میں جا کے کام کر رہے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ اٹھارہ ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں تہتر ہزار چھ سو چھتیس (73636) متاثرین کی مدد کی گئی۔ کھانے پینے کی اشیاء اور طبی معاونت مہیا کی گئی۔ پروگرام کے تحت چار ممالک برکینا فاسو مالی اور نائیجر اور گوئٹے مالا میں آنکھوں کے فری آپریشنز کے پروگرام چل رہے ہیں۔ 1359/آپریشن کئے گئے اور اب تک کل 13631/افراد کے فری آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 525 فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ چار لاکھ نوسو تینتیس مریضوں کا علاج کیا گیا۔

خون کے عطیات

خون کے عطیات۔ مجموعی طور پر چودہ ہزار آٹھ سو نوے (14890) یونٹس خون کے عطیات دیئے گئے۔ انڈیا میں 1850 خون کی بوتلیں عطیہ میں دی گئیں۔ امریکہ میں اس سال بلڈ ڈرائیو کے انعقاد کے تحت احمدی اور غیر احمدی احباب نے مجموعی طور پر 3044 خون کی بوتلیں عطیہ میں دیں۔ انڈونیشیا میں چھ ہزار سے زائد۔ اسی طرح باقی ممالک میں۔

چیریٹی واکس

چیریٹی واکس کے ذریعہ جو یورپ اور مغربی ممالک میں منعقد کی جاتی ہیں کل 86 چیریٹی واکس کے ذریعہ سترہ لاکھ آٹھ ہزار دو سو دس ڈالر کی رقم جمع کی گئی جو فلاحی اداروں میں تقسیم کی گئی۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری۔ برکینا فاسو میں 2067، نائیجیریا میں 1250 قیدیوں سے رابطہ کیا گیا۔ کانگو کنساشا میں، گھانا میں، مالی میں، کیمرون میں، مجموعی طور پر پانچ ہزار تین سو قیدیوں سے رابطہ کیا گیا اور ان کی مدد کی گئی۔

نومبایعین سے رابطوں کی بحالی

نومبایعین سے رابطہ اور بحالی کی رپورٹ یہ ہے کہ برکینا فاسو نے امسال ستائیس ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ نائیجیریا نے چوبیس ہزار آٹھ سو اسّی۔ مالی نے سترہ ہزار ایک سو دس۔ سیرالیون گیارہ ہزار ایک سو ستر، سینیگال آٹھ ہزار، آئیوری کوسٹ، بینن، کینیا، گھانا۔ ٹوگو یہ سارے افریقن ممالک ہیں جن میں کام ہو رہا ہے۔

نومبایعین کیلئے تربیتی کلاسز

نومبایعین کیلئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ایک سو چھ ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال چار ہزار چار سو چھتیس جماعتوں میں چوّن ہزار چار سو ننانوے تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔ اور شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ پینتالیس ہزار ایک سو پندرہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے افراد جو شامل ہوئے ان کی تعداد تین لاکھ 89 ہزار ہے۔

امسال ہونے والی بیعتیں

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ نو ہزار سے اوپر ہے اور ایک سو چوبیس ممالک سے تقریباً دو سو ستاون اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ مالی میں ایک لاکھ دس ہزار دو سو بتیس بیعتیں ہوئیں۔ نائیجر کی امسال چوہتر ہزار ایک سو چونتیس بیعتیں ہیں۔ نائیجیریا میں ستّر ہزار۔ گنی کناکری میں پچپن ہزار۔ سیرالیون دوران سال پچاس ہزار۔ جماعت بینن کو دوران سال انچاس ہزار سے اوپر بیعتیں ملیں۔ کیمرون انتالیس ہزار سے اوپر۔ برکینا فاسو تیس ہزار۔ سینیگال ستائیس ہزار۔ گھانا بائیس ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ اٹھارہ ہزار۔ کونگو برازاویل بارہ ہزار۔ لائبیریا آٹھ ہزار اور اسی طرح باقی ممالک ہیں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے سلسلہ میں بعض واقعات ہیں۔ بیلیز کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست مسٹر شین ٹلٹ (Mr Shane Tillet) نے بتایا کہ تقریباً 2006ء کی بات ہے جب ان کے دادا جان فوت ہونے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ عنقریب تمہارے پاس ایک ایسا مذہب آئے گا جو کہ اَن پڑھ اور غرباء کے لئے بھی ہوگا۔ جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم ان میں شامل ہو جانا۔ چنانچہ جب ہم نے شین ٹن ٹلٹ صاحب کو ان کے گاؤں جا کر تبلیغ کی تو انہیں اپنے دادا جان کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے جلسہ سالانہ بیلیز میں شمولیت اختیار کی اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ نادرن ریجن کی (Gbandaa) جماعت میں نومبایعین کی تربیت کے لئے ایک لوکل مبلغ کو بھجوایا گیا جس نے توحید باری تعالیٰ کی برکات اور بت پرستی کے نقصانات پر خطبہ دیا اور کہا کہ بے جان بتوں کے پاس قطعاً کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ معلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دی کہ انہوں نے بتوں کے خلاف تبلیغ کی اور یہاں تک کہ بعض بتوں کو توڑا لیکن انہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس گاؤں کے چیف اور دیگر بزرگوں نے بھی خطبہ سنا۔ جمعہ کی رات کو ہی چیف کے گدھے نے اس کے گھر میں موجود بت کو لات مار کر توڑ دیا جس پر اس چیف نے سوچا کہ اب اس کے گدھے کی خیر نہیں اور جلد ہی اسے کچھ ہو جائے گا۔ لیکن جب اگلی صبح اس نے دیکھا کہ اس کے گدھے کا کچھ بھی نہیں ہوا تو چیف ہمارے معلم صاحب کے پاس آیا اور سارا واقعہ سنا کر کہا کہ تم نے ٹھیک کہا تھا کہ ان بتوں کے پاس کوئی طاقت نہیں اس لئے آئندہ مَیں بتوں کی عبادت نہیں کروں گا۔ چنانچہ چیف نے بُت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔

ماسکو سے چھ ہزار تین سو کلومیٹر دور روس کی ایک ریاست بوریاتیا (Buryatia) سے ایک دوست وادم اوئی بیک صاحب (Vadim Uibik Dorjgi) کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ روس میں جب کمیونزم اور دہریت کا دَور ختم ہوا تو میری توجہ بھی مذہب کی طرف ہوئی اور میں نے اپنے خالق حقیقی کی تلاش شروع کر دی۔ میرا آبائی تعلق بریت (Buriat) قوم سے ہے جس کا مذہب بدھ مت تھا۔ اس لئے مَیں سب سے پہلے بُدھ ازم کی طرف متوجہ ہوا لیکن مجھے وہاں روحانی سکون نہیں ملا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تلاش میں میری توجہ رشین آرتھوڈوکس چرچ کی طرف ہوئی۔ میں نے بپتسمہ بھی لیا لیکن وہاں بھی مجھے سکون نہیں ملا۔ مَیں نے اسلام کے بارے میں سن رکھا تھا لیکن مجھے اسلام کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ پھر ہماری ریاست میں جب پہلی مسجد بنی تو میرا اسلام کے ساتھ باقاعدہ تعارف ہوا اور میں نے 2014ء میں اسلام قبول کر لیا۔ لیکن پھر بھی دل کو مکمل اطمینان نہ ہوا۔ مجھے پتا چلا کہ اسلام کے اندر بھی کئی فرقے موجود ہیں۔ اس کے بعد ایک دن 2015ء میں انٹرنیٹ پر مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں علم ہوا۔ مَیں نے آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کے بارے میں مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ مَیں نے جماعت احمدیہ کے خلفاء کی سوانح کا مطالعہ کیا۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی سے مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ اندھے متعصّب اور شدت پسندوں کے ہاتھوں مظالم کا نشانہ بن رہی ہے۔ اسی وقت میرے دل نے گواہی دی کہ اسلام کے اندر جماعت احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلامی تعلیمات کی نمائندگی کرتی ہے۔ جس جماعت پر ظلم ہو رہا ہے وہی سچی جماعت ہے۔ چنانچہ پھر میرا رابطہ ماسکو کے مبلغ کے ساتھ ہوا اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد مَیں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جماعت میں داخل ہو گیا۔ موصوف نے مجھے لکھا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے نفع بخش وجود بن سکوں اور میرے قبیلہ کی شاخ مجھ پر ختم ہو رہی ہے اس لئے دعا کریں کہ میرے خاندان کا چراغ ہمیشہ جلتا رہے۔

اسی طرح مختلف واقعات ہیں۔ پیراگوئے جہاں گزشتہ سال جماعت کا پودا لگا تھا وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے جماعت کے مشن ہاؤس کے قریب ہی واقع مین سٹریٹ میں جماعت کے تعارف کے حوالے سے دو بینر لگائے اور بینرز لگا کر مشن ہاؤس واپس آ گیا۔ مجھے علم نہیں تھا کہ میرے اس معمولی سے کام کو بھی اللہ تعالیٰ کسی کی ہدایت کا موجب بنا دے گا۔ ایک دوست بنجامین لوپیز (Benjamin Lopez) صاحب جو کہ ریٹائرڈ وکیل ہیں اس بینر کو دیکھ کر مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کافی سالوں سے اسلام کے بارے میں پڑھ رہے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر سچے دل سے یقین ہے اور مذہب اسلام نے انہیں تسکین قلب عطا کیا ہے۔ موصوف اپنے آپ کو دل میں مسلمان ہی تصور کرتے تھے لیکن باقاعدہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ بنجامین صاحب نے بتایا کہ وہ گھر سے بجلی کا بل ادا کرنے کیلئے نکلے تھے اور انہوں نے اس راستے سے جانے کا ارادہ کیا جہاں سے وہ عموماً نہیں جاتے تھے لہٰذا جب وہ بینرز والی جگہ پر پہنچے تو بینر پر مشن ہاؤس کا ایڈریس نوٹ کیا اور ہمارے تبلیغی پروگرام میں شامل ہو گئے اور بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ اب موصوف احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور ایک فعّال احمدی ہیں۔ اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

خوابوں کے ذریعہ سے بھی بعض لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔ گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ الحاج شریف کمارا صاحب جو کہ بساؤ شہر کے رہنے والے ہیں جب ان کو جماعت کا علم ہوا تو انہوں نے مشن ہاؤس آنا شروع کر دیا۔ مشن ہاؤس آ کر قرآن کریم نماز اور دیگر تعلیمات وغیرہ حاصل کرتے رہے۔ جب ان کے ایک چچا کو پتا چلا کہ وہ احمدیوں کے مشن میں چلے جاتے ہیں تو انہوں نے شریف کمارا صاحب کو اپنے گاؤں بلایا اور کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ تم جماعت احمدیہ کے پاس جاتے ہو تمہیں علم نہیں کہ وہ کافر ہیں اور وہ تمہیں تمہارے دین سے دور کر دیں گے اور تم نے جماعت احمدیہ سے رابطہ رکھا تو تمہارا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ ان کے چچا کے علاوہ اور بھی گاؤں والوں نے انہیں کافی برا بھلا کہا۔ ان باتوں کی وجہ سے کمارا صاحب بہت پریشان ہوئے اور دعاؤں میں لگ گئے کہ اے اللہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے کوئی نشان دکھا دے اور اگر یہ جماعت جھوٹی ہے تو مجھے ان سے دور کر دے۔ وہ کہتے ہیں کچھ دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سارے لوگ ایک قبرستان میں جمع ہیں اور نماز جمعہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر ایک اعلان ہوتا ہے کہ عبداللہ کمارا نامی شخص جمعہ پڑھائے گا۔ پھر جب وہ جمعہ پڑھانے کے لئے آیا تو اس نے سورۃ فتح کی آیت اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا (الفتح:2) کی تلاوت کی اور تلاوت کرنے کے بعد کہنے لگا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرے تمام گناہ بخش دیئے ہیں اور اس نے مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے کیونکہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ یہ بات سن کر میں نے خواب میں ہی اللہ اکبر کا نعرہ بلند آواز سے لگانا شروع کر دیا۔ میری آواز اتنی بلند تھی کہ میرے گھر کے تمام افراد نیند سے اٹھ گئے اور انہوں نے مجھے اٹھا کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ اتنی اونچی آواز میں اللہ اکبر کا نعرہ کیوں لگا رہے ہو اس پر میں نے انہیں جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کا راستہ دکھا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

یتنکو دوگو برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس شہر میں رہنے والی ایک خاتون سانبورے سلمیٰ نے بیعت کے بعد اپنی قبولیت احمدیت کی وجہ بتائی کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے مرحوم والد آئے ہیں اور سب بہن بھائیوں کو اکٹھا کر کے ایک نہر کی طرف اشارہ کرتے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

(ابن ماجہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

ہوئے کہتے ہیں کہ اس کو پار کرنے کے لئے تم لوگ کون سا راستہ اختیار کرو گے۔ سب نے ایک راستہ کی طرف اشارہ کیا۔ اس پر والد صاحب نے جواب دیا کہ تم سب اس نہر کو پار کرنے کے لئے وہ راستہ لو جس سے احمدیت گزر رہی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا جب جماعت سے رابطہ ہوا تو انہوں نے اپنی ایک بہن اور بڑے بھائی کے ساتھ احمدیت قبول کر لی۔

مخالفین کے پراپگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں

اس کے بہت سارے واقعات ہیں۔ وقت نہیں ہے کہ سنائے جائیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتیں ہو جاتی ہیں۔ بینن کے ایک ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم اپنے ریجن کے علاقہ تانُوگو (Tanogou) میں تبلیغ کے لئے گئے اور لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی آمد اور امام مہدی کے ظہور کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اس پروگرام کے نتیجہ میں اسّی سے زائد بیعتیں حاصل ہوئیں۔ اس گاؤں میں ایک کچی مسجد بھی موجود تھی۔ ہم نے وہاں نماز ادا کی اور واپس آ گئے۔ کہتے ہیں چند روز بعد اس گاؤں کا جب دوبارہ دورہ کیا تو پتا چلا کہ اس علاقے کی بڑی مسجد کے امام نے یہ بات مشہور کر دی کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور مسلمانوں کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتے۔ ہم نے اسی وقت امام سے رابطہ کیا اور انہیں کہا کہ ہم آپ کی مسجد میں آ رہے ہیں آپ بھی مسجد میں آ جائیں۔ چنانچہ علاقے کی اس بڑی مسجد میں کافی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ امام صاحب کے پہنچتے تک ہم نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی دوران امام صاحب بھی آ گئے۔ امام صاحب نے بعض سوالات پوچھے جن کے ان کو مدلّل جواب دیئے گئے۔ اس کے بعد نماز کا وقت ہوا تو ہم نے مسجد میں نماز عصر ادا کی۔ امام یہ سب کچھ دیکھتا رہا لیکن اس سے کوئی بات نہیں بن سکی۔ چنانچہ اس بات سے متأثر ہو کر مزید 79 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس طرح امام کی مخالفت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید بیعتیں عطا فرما دیں۔

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بیعتیں

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کے بعض لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست سے ہمارے معلم نے امام مہدی کی آمد کے متعلق بات کی تو اس نے بہت تلخ جواب دیئے اور معلم صاحب کو برا بھلا کہا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتے۔ معلم صاحب نے انتہائی تحمل کے ساتھ اس کو دوبارہ سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے پھر جھگڑا شروع کر دیا۔ اس کے جواب میں ہمارے معلم صاحب نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کسی قسم کا ردّ عمل نہیں دکھایا۔ وہ شخص اس وقت تو وہاں سے چلا گیا لیکن معلم صاحب کے رویّے کا اس شخص پر اس قدر اثر ہوا کہ چند دن کے بعد وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو یقیناً احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ جس جماعت کے معلم بھی اس قدر نرمی اور تحمل سے بات کرتے ہیں وہ سچی ہوگی۔ چنانچہ یہ شخص بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

برکینا فاسو کے ریجن بوبوجلاسو کے ایک نومبائع اپنی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے سے پہلے مَیں جماعت احمدیہ کا اور وہابیوں دونوں کا ریڈیو سنتا تھا اور دونوں کا آپس میں موازنہ کرتا رہتا تھا۔ ایک دن احمدیہ ریڈیو پر جلسہ سالانہ کا اعلان ہوا تو مَیں نے سوچا کہ جلسہ میں شرکت کر کے دیکھ لیتا ہوں۔ میں نے جلسہ میں جب تقاریر سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے۔ میں نے نوٹ کیا کہ جلسہ کے دوران احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا بھی لطف آتا ہے۔ پہلے غیر احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا تھا تو ایسا لگتا تھا کہ نماز ہوئی ہی نہیں۔ چنانچہ جلسہ کے بعد مَیں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

نو احمدیوں کی ثابت قدمی

نومبایعین کو احمدیت چھوڑنے کی دھمکیاں اور مخالفت اور مال اور مدد کا لالچ اور ان کی ثابت قدمی اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔ صغیر عالم صاحب مبلغ ضلع جلپائی گوڑی (بنگال) لکھتے ہیں کہ جماعت 'پہاڑ پور' میں تبلیغ کے دوران ایک پچپن سالہ دوست امین الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت کی توفیق دی۔ موصوف کاشتکار ہیں اور شریف النفس ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں اکیلے ہی بیعت کی تھی۔ موصوف کا احمدیت قبول کرنا تھا کہ ان کے آس پاس کے غیر احمدیوں اور رشتہ داروں کی طرف سے ان پر ظلم و ستم شروع ہو گیا۔ گاؤں والوں نے ان کی اہلیہ اور بیٹوں کے ذریعہ ان کو پہلے تو جماعت چھوڑنے کے لئے کہا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے سچائی کا پتا لگ گیا ہے میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ جب ان کے گھر والوں نے دیکھا کہ یہ باز نہیں آ رہے تو گھر والوں نے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ ان کے بیٹوں نے انہیں مارا اور ان پر جھوٹا کیس کروا کر جیل بھیجنے کی دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن موصوف نے اپنا ایمان قائم رکھا۔ اس مخالفت کی وجہ سے موصوف کو گھر چھوڑ کر کئی راتیں باہر نہر کے کنارے گزارنی پڑیں لیکن موصوف ان سب سختیوں اور مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔

مصر کے ایک دوست صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ والدین مجھے کافر قرار دیتے ہیں۔ میرا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ دونوں نے سرِ بازار مجھے ڈنڈوں سے زدوکوب کیا حتی کہ بعض ہمسایوں نے مجھے بچایا۔ ان کے اکسانے پر بھائیوں کی طرف سے بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ مجھے بدنام کرنے کے لئے مجھ پر اور میری بیوی پر ایسے گندے الزام لگاتے ہیں کہ جن سے شیطان بھی شرما جائے۔ مَیں آتے جاتے ہمسایوں سے چھپتا پھرتا ہوں اور بہت تکلیف میں ہوں کیونکہ وہ مجھ پر کفر کے الزام کے ساتھ ساتھ میرے خلیفہ کو بھی گالیاں دیتے ہیں اس لئے میرے دل میں والدین کے لئے جذبات محبت و احترام نہیں رہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کی الزام تراشیوں اور تکالیف سے بچائے اور انہیں اپنے بکھیڑوں میں الجھا دے اور خود ان سے انتقام لے۔

اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان کرے۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے۔

بیعت کے بعد نومبایعین میں بعض غیر معمولی تبدیلیاں

کونگو کنشاسا سے اسماعیل صاحب لکھتے ہیں کہ میں کیتھولک عیسائی تھا اور عبادت کیلئے چرچ جاتا تھا لیکن مجھے سکون نہیں ملتا تھا۔ جب سے میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوا ہوں میری زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہے۔ پہلے میں بہت جھگڑالو تھا۔ کثرت سے شراب نوشی کیا کرتا تھا اور سال میں ایک آدھ دفعہ عبادت کیا کرتا تھا۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہوں اور میں اسلام قبول کر کے بہت خوش اور مطمئن ہوں۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ بلانگا (Bilangaa) نامی ایک گاؤں کے اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اس سے پہلے یہ لوگ لامذہب تھے۔ انہیں جب نماز پڑھنی سکھائی گئی تو ایک دن ایک نومبایع نے ہمارے معلم سے سوال کیا کہ دن میں تو پانچ نمازیں ہیں لیکن کیا کوئی نماز رات کی بھی ہے۔ اس پر انہیں تہجد کی نماز کے بارے میں بتایا گیا تو نومبایع کہنے لگے کہ تہجد کی نماز بھی انہیں سکھائیں۔ معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ صبح چار بجے آ جائیں۔ چنانچہ اگلے دن معلم صاحب نے انہیں نماز تہجد پڑھائی۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن مَیں سویا ہوا تھا کہ گاؤں والے تہجد کے وقت آ گئے اور کہا کہ اٹھو تہجد کا وقت ہو گیا ہے۔ معلم صاحب کو نومبایعین تہجد پڑھا رہے ہیں۔ معلم صاحب اس کے بعد قریباً تین ہفتے وہاں رہے اور نومبایعین باقاعدگی سے نماز تہجد کیلئے آتے رہے۔ معلم صاحب بتاتے ہیں کہ جب ہم تبلیغی دورے سے واپس آ گئے تو نومبائعین نے فون کر کے بتایا کہ آج ہم نے خود نماز تہجد ادا کی ہے اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ ہر رکعت میں سورۃ کوثر پڑھتے رہے ہیں کیونکہ ابھی انہیں سورۃ فاتحہ کے علاوہ صرف ایک ہی سورۃ یاد کروائی گئی تھی۔

میسیڈونیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جو لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں ان میں نمایاں روحانی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ بعض لوگ جو قبول احمدیت سے پہلے صرف نام کے مسلمان تھے اور شراب کے عادی تھے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد شراب چھوڑ دی ہے اور نمازوں میں باقاعدہ ہو گئے ہیں۔ ایک دوست صافت صاحب کے ایک عزیز نے بتایا کہ جب سے صافت صاحب نے احمدیت قبول کی ہے وہ مکمل تبدیل ہو گئے ہیں۔ انہیں نماز کی ہمیشہ فکر رہتی ہے۔ سفر ہو یا حضر جونہی نماز کا وقت ہوتا ہے سب کچھ چھوڑ کر پہلے نماز ادا کرتے ہیں۔ دوسرے احمدیوں کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں اور کبھی لوگ نہ آئیں تو بہت افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

مائیکرونیشیا کے مبلغ احتشام الحق لکھتے ہیں کہ دو ماہ قبل فون پہ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بیعت کی اور جلسہ سالانہ مائیکرونیشیا میں شامل ہوئے۔ موصوف کی صحت اتنی اچھی نہیں ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے ان کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی ہے اور نظر بھی کافی کمزور ہے۔ ان کے لئے دوسروں سے ہاتھ ملانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ جلسہ کے موقع پر نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک کلاس کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ دوست مجھے کہنے لگے کہ مَیں اذان دینا چاہتا ہوں۔ اس پر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ انہوں نے اذان کہاں سے سیکھ لی ہے۔ کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میری خواہش تھی کہ مَیں اذان سیکھوں تو مَیں نے سیکھ لی۔ چنانچہ انہوں نے اذان دی۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ مجھے یہ نظارہ بڑا پیارا لگا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والا ایک شخص جس کو بیعت کئے ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا ہے جو ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتا۔ نہ کھڑا ہو سکتا ہے، نظر بھی کچھ نہیں آتا، اذان دیتے وقت نظر نہ آنے کی وجہ سے قبلہ کا رخ بھی پتا نہیں لیکن وہ اللہ اور رسول کی محبت میں اذان سیکھتا ہے۔ یہ وہ تبدیلی ہے جو احمدیت قبول کرنے والوں کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔

وکٹوریہ آسٹریلیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان ایلن شیلڈز (Allan Shields) صاحب نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ انکا اکتوبر 2016ء سے جماعت سے رابطہ تھا اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرتے تھے لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ موصوف کئی بیماریوں میں مبتلا تھے جن کے لئے باقاعدہ دوائیاں استعمال کرتے تھے۔ اس سال موصوف جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شامل ہوئے اور بعد میں بڑے جذباتی ہو کر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مَیں نے زندگی میں کبھی اس طرح کا ماحول محسوس نہیں کیا۔ اس جلسہ کے بعد میں ایک بہتر انسان، بہتر شوہر اور بہتر والد بن کر میلبرن واپس لوٹ رہا ہوں۔ واپس جا کر موصوف نے بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ اس پر ان سے کہا کہ آپ ابھی مزید مطالعہ کریں۔ اور دعا کریں۔ چنانچہ ایک دن مسجد میں نماز کے بعد کہنے لگے کہ مَیں نے جب سے مسجد آنا شروع کیا ہے مجھے اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ نماز ہی میری دوائی بن گئی ہے۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

کوسووو کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبایعین میں غیر معمولی تبدیلی اور جماعت کا کام کرنے کیلئے ایک جوش ہے۔ الیریان ابراہیمی صاحب ایک مخلص نوجوان ہیں۔ نظام وصیت میں شامل ہیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔ دین کی خاطر وقت کی قربانی میں مصروف رہتے ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے ہر جمعرات کو ایک لمبا سفر طے کر کے مشن ہاؤس آتے ہیں اور معلم صاحب کے ساتھ مل کر تبلیغی ملاقاتیں کرتے ہیں اور پھر اگلے جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس اپنے شہر چلے جاتے ہیں۔

فرنچ گیانا کے مبلغ انچارج صدیق منور صاحب لکھتے ہیں کہ فرنچ گیانا میں ایک عیسائی خاتون نے ستمبر 2016ء میں اسلام قبول کیا۔ وہ لوکل اخبار میں مکان کرایہ پر لینے کے لئے اشتہار پڑھ رہی تھی۔ اسی دوران اس نے احمدیہ جماعت کی طرف سے اعلان پڑھا کہ ہمارے ہاں قرآن مجید فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ اور دیگر اسلامی کتب دستیاب ہیں۔ چنانچہ اس نے فوراً جماعت سے رابطہ کیا اور قرآن مجید فرانسیسی ترجمہ کی ایک کاپی خریدی اور دیگر کتب بھی حاصل کیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کے بعد موصوفہ نے اپنے چار

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ کُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (سورۃ البقرۃ: 169)

اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے

طالب دعا: محمد عرفان ولد ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ چکور (صوبہ کرناٹک)

حدیث نبوی ﷺ

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

بچوں کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ لنڈا (Linda) صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں متعدد چرچوں میں گئی ہوں لیکن مجھے کہیں بھی دلی سکون نہیں ملا۔ مجھے ایک زندہ خدا کی تلاش تھی اور اب مجھے میرا خدا مل گیا ہے۔ مجھے ایک راحت اور سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ میں بیحد خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بہترین جماعت میں شامل کر دیا ہے۔ میری زندگی میں ایک انقلاب آ گیا ہے۔ میں نماز اور قرآن کی تلاوت سے ایک لذت پاتی ہوں۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں میرے اندر تبدیلی پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کا ایک جوان بیٹا احمد Ludavic بھی جماعتی سرگرمیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ قرآن کریم پڑھنے کا شوق ہے اور مسجد میں اذان بھی دیتا ہے۔ لنڈا صاحبہ خود بھی چندہ ادا کرتی ہیں اور اسلام کے حوالے سے ان کے اندر ایک خاص جوش پایا جاتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ تبلیغی دورے کے دوران ایک خاتون نے احمدیت قبول کی اس عورت نے ہماری تبلیغی ٹیم کو اپنے گھر بلایا اور اپنے سارے بچوں کی موجودگی میں کہنے لگی کہ گو میں زیادہ پڑھی لکھی تو نہیں ہوں لیکن اپنے بچوں کو وصیت کرنا چاہتی ہوں کہ اگر کسی نے احمدیت کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ اس سے نہیں بولیں گی۔

مخالفین احمدیت کی ناکامی ونامرادی

مخالفین احمدیت کی ناکامی ونامرادی۔ گیمبیا کے مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نیامینا ایسٹ ریجن میں ایک گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے۔ تبلیغ کے بعد گاؤں کا الکالی کہنے لگا کہ میں کبھی بھی احمدیت کو اپنے گاؤں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا اور احمدیت کو ہر ممکن ذریعہ سے روکنے کی کوشش کروں گا۔ الکالی یہ کہہ کر میٹنگ سے اٹھ کر چلا گیا (شاید نمبردار کو الکالی کہتے ہوں گے) وفد نے الکالی کے جانے کے بعد تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور حاضرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے مثالیں دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو سخت مشکلات آئیں لیکن صحابہ نے صبر و رضا کے نمونے دکھائے۔ اللہ کے فضل سے اُسی دن چار سو سے زائد افراد نے اس الکالی کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر احمدیت قبول کر لی۔ الکالی کو جب پتا چلا کہ گاؤں والوں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ سیدھا تھانے گیا تا کہ جماعت کے خلاف شکایت درج کروا سکے۔ اس پر پولیس افسر کہنے لگا کہ ہر آدمی کو مذہبی آزادی ہے۔ اگر آپ جماعت میں داخل نہیں ہونا چاہتے تو آپ کی مرضی لیکن جو داخل ہو رہے ہیں آپ انہیں روک نہیں سکتے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ اس نے بھی احمدیت قبول کر لی ہے لیکن اس کے باقی کسی ساتھی نے نہیں کی۔ لیکن میں نے کسی کو مجبور بھی نہیں کیا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم جماعت کی مخالفت سے باز آ جاؤ۔ گاؤں کا الکالی وہاں سے ناکام واپس ہوا۔ اپنی شکایت لے کر ڈسٹرکٹ کورٹ چیف کے پاس گیا۔ ڈسٹرکٹ چیف کہنے لگا کہ بچپن میں جب میں اپنے ابّا کے ساتھ کھیتوں میں کام کر رہا تھا تو ایک ہوائی جہاز گزرا تھا جس پر میرے ابّا نے کہا تھا کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو لوہا ہوا میں اڑے گا۔ ڈسٹرکٹ چیف کہنے لگا کہ گو میں نے بیعت فارم تو پُر نہیں کیا لیکن دل سے احمدی ہوں۔ بہتر ہے کہ تم جماعت کی مخالفت نہ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اس طرح وہ یہاں سے بھی ناکام ونامراد ہوا۔ مخالفین کے بدانجام کی بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ انہیں میں چھوڑتا ہوں۔

تائید خداوندی

تائید خداوندی کے ایک دو واقعات بیان کرتا ہوں۔ آئیوری کوسٹ کے بندوکو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن خاکسار دورے سے واپس آ رہا تھا تو دُور سے دھواں دیکھا جو ہماری ایک جماعت ’سومنا‘ کے علاقے سے آ رہا تھا۔ خاکسار نے صدر جماعت کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ گاؤں کے کھیتوں کو آگ لگ گئی ہے اور پورا گاؤں اس آگ کے بجھانے میں مصروف ہے۔ چونکہ افریقہ کے دیہات میں پانی وافر مقدار میں نہیں ہوتا اس لئے لوگ ریت یا دوسرے طریقوں سے ہی آگ بجھاتے ہیں۔ صدر صاحب کہنے لگے کہ آگ بہت زیادہ ہے جو اَب میرے کھیت کی طرف بھی جا رہی ہے۔ اس وقت فصل بھی پکنے کو تیار تھی اور اس پر ہی ان کا سارا دارومدار تھا۔ بہرحال ان کو تسلی دی کہ آپ اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس سے خدا کا وعدہ ہے کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ آپ بے فکر ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے کھیت کی خود حفاظت کرے گا۔ کہتے ہیں تھوڑی دیر بعد خاکسار بھی وہاں پہنچ گیا۔ صدر صاحب کہنے لگے جب فون پر بات ہوئی ہے تو اس کے فوراً بعد ہی ہوا چلی جس کی وجہ سے آگ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا اور آگ پر قابو بھی پا لیا گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے بڑے نقصان سے انہیں بچا لیا۔

مخالفین کا بدانجام

مخالفین کے انجام کا بھی ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ چٹا گانگ بنگلہ دیش کے مبلغ لکھتے ہیں دو سال قبل چٹا گانگ میں ایک شخص نے بنگالی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس شخص نے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور بعد ازاں احمدیت سے انکار کر کے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بنگلہ زبان میں اس پر قرآن نازل کیا ہے اور بنگالیوں کے لئے اسے نبی مقرر کیا ہے۔ اب خلافت احمدیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے کئی دفعہ اس کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کا جواب ہوتا تھا کہ خلافت احمدیہ نعوذ باللہ تباہ ہو جائے گی اور بڑے نازیبا الفاظ استعمال کرتا تھا۔ ایک روز اچانک اس کی گویائی بند ہو گئی۔ اس کو چٹا گانگ میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسے کینسر ہے اور آخری مرحلے میں ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا علاج بھی ممکن نہیں ہے اسے گھر لے جائیں اور وہ ایک لفظ بھی اس کے بعد ادا نہیں کر سکا۔

یمن سے ایک صاحب محمد المنصری لکھتے ہیں کہ 2015ء میں بیعت کی تھی اور نماز اور جمعہ باقاعدگی سے ہمارے گھر میں ہوتی تھی۔ تین مخالف مولویوں نے میرے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ ان میں سے ایک القاعدہ کے ساتھ قتل ہو گیا۔ دوسرے کو برین ہیمبرج ہوا اور اس نے مسجد میں آنا چھوڑ دیا۔ تیسرے کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ اس کے تمام مرید اسے چھوڑ گئے ہیں۔ دوسری طرف جماعت کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں اور احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مَیں پہلے شیعہ تھا پھر تبلیغی جماعت میں شامل ہوا۔ پھر ایک دن ایم.ٹی.اے پر مکرم مصطفی ثابت صاحب کا پروگرام دیکھ کر جماعت کے بارے میں اعتکاف اور استخارہ کیا تو خدا تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ پندرہ اشخاص میرے زیر تبلیغ ہیں اور ان میں روحانی تبدیلی اور اخلاقی بہتری نظر آتی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔

اسی طرح بعض واقعات ہیں۔ تو یہ مختصراً بعض واقعات مَیں نے بیان کر دیئے اور رپورٹ پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فِئَہ قَلِیۡلَہ ہے۔ اور شاید اِس وقت تک چار ہزار پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہو گی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہو گا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے۔ اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا۔ اور تعجّب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا؟ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔‘‘ (انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 64) اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں پر اپنا فضل فرماتا رہے، ثبات قدم عطا فرمائے اور ہمیں بھی احمدی ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا خاص عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13 راپریل 2018)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالب دعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
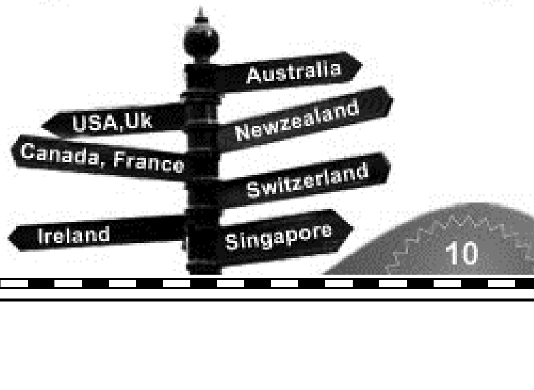

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جاسکتا جسم پر پھیرتے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16رفروری 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ایک مومن کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کے کس حکم کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مومن کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی ہم نے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

سوال جو لوگ حضور انور سے اپنی مشکلات کے حل کے لیے کسی دعا یا ذکر کا مطالبہ کرتے ہیں انہیں حضور کیا نصیحت فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور ہماری مشکلات اور پریشانیاں دُور ہوں۔ عموماً لوگوں کو میں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں۔ نماز میں دعائیں کریں اور اپنے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت کون سی دعائیں پڑھا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جاسکتا جسم پر پھیرتے۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا تو یہ آپ کی سنّت بنی۔ اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہیے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں حضرت عائشہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سنت کی ادائیگی کا اہتمام کروایا کرتی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ آنحضرتؐ کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھیرتیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ کہتی ہیں جب آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو میں یہ سورتیں آپ پر پڑھتی اور آپکے ہاتھ انکی برکت کی امید سے آپ پر پھیرتی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا احساس کس طرح دلایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریمؐ سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر۔ کیا مَیں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ مَیں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آپ نے مجھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اے عقبہ! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تُو انہیں پڑھ نہ لے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اخلاص کا کیا مرتبہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔

سوال حضور انور نے سورۃ اخلاص کے ایک تہائی قرآن ہونے کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے اس کو تیسرا حصہ اس لئے قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو توحید کو ثابت کرنے اور اسکے قیام کیلئے نازل فرمایا۔ تو انسان کو صرف اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ مَیں نے سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تین حصہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن پر تم لوگ عمل کرو اور پھر قرآن کریم پر غور کرو، تو حید کے قیام کی کوشش کرو تبھی تم قرآن کریم کو پڑھنے والے ہو گے۔ اور قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم توحید کے قیام کیلئے ہی ہے جس کیلئے ہر انسان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

سوال مشرکین نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا شجرہ پوچھا تو آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اُبیؓ بن کعب سے روایت ہے کہ جب مشرکین نے رسولؐ سے پوچھا کہ اپنے رب کا شجرہ نسب بتائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ نازل فرمائی۔ پس صمد وہ ہے جو نہ کسی کا باپ ہے۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو پیدا ہوئی مگر اس نے ضرور مرنا ہے اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس نے مرنا ہے مگر اس کا ضرور کوئی نہ کوئی وارث ہوگا۔ جبکہ اللہ عزّوجلّ نہ تو وفات پائے گا۔ نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوگا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہ اس کے مشابہ کوئی اور نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اس جیسا، اور نہ ہی اس کی مانند کوئی اور چیز ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تنگی سے نجات حاصل کرنے کے لیے کیا طریق بتایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سہیلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریمؐ کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر بھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو۔ اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو۔ والسلام تمہیں مل جائے گا اور ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرو۔ تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اخلاص پڑھنے والوں کو کیا بشارت عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے یہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پسند ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اس سورت سے پیار تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اسے قیامت کے دن اس کی قبر سے پکارا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ ابن دیلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز میں یا اس کے علاوہ سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آگ سے نجات فرض کر دی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صمد کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور هَالِكَةُ الذَّات ہیں۔ خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اسی سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کُل چیزوں کے لئے مبدء فیض ہے۔ اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں ہوتا۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ، اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کو مرغوب ہے۔ نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفلق اور الناس کی تلاوت کو انتہائی بہتر اور نفع بخش قرار دیا۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جنّات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوّذتین نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان کو اختیار کرلیا اور باقی سب ترک کر دیا۔

سوال حضور انور نے ہماری روحانی ترقی اور شیطانی حملوں سے بچنے اور اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں سے بچنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں ہماری روحانی ترقی اور شیطان کے حملوں سے بچنے اور اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں سے بچنے کیلئے ان کے پڑھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ مسلمان علماء مسیح موعودؑ کے خلاف عامۃ المسلمین کو بھڑکا کر شیطانی قوتوں کو بھی اور موقع دے رہے ہیں کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اسی طرح دہریت بھی زوروں پر ہے۔ ایک طرف اسلام دشمن، اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسرے علماء اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور مسیح موعود کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے میں مصروف ہیں، جن میں پاکستان کے علما سر فہرست ہیں۔ پس ایسے حالات میں پاکستان میں تو احمدیوں کو خاص طور پر اس سنت کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو کیا دعا کرنے کی تحریک فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”تم جو مسیح موعود کے دشمنوں کے نشانہ بنو گے یوں دعا مانگا کرو کہ مَیں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے۔ یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ اور مَیں اس اندھیری رات کے شر سے جو...... انکار مسیح موعود کے فتنے کی رات ہے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

سوال حضور انور نے سورۃ الناس کے حوالے سے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مالکیت اور حقیقی معبود ہونے کا بیان ہے۔ اس کی پناہ میں آنے اور شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا کی ہے۔ آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19؍مئی 2018ء بروز ہفتہ 12 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ پروفیسر امۃ المجید چوہدری صاحبہ (اسلام آباد۔یو۔کے)

17؍مئی 2018ء کو لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی ؓ کی نواسی، مکرم چوہدری وزیر محمد صاحب آف پٹیالہ کی بیٹی اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ کی سگی بھانجی تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی زبان اور ایم اے لٹریچر میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور دو گولڈ اور ایک سلور میڈل حاصل کیا۔ اور پھر عربی کے لیکچرار کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں تقریباً 17 سال نائیجیریا میں مسلم گرلز اسکول میں پرنسپل کے طور پر فرائض انجام دیتی رہیں۔ 1985ء میں آپ نے زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ 1988ء میں ریویو آف ریلیجنز کے Managing Editor کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ تقریباً دس سال تک آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاس اور خطبات جمعہ کا انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو اسلام آباد کی لوکل صدر لجنہ کے علاوہ لمبا عرصہ ریجنل صدر کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا اور پھر لجنہ یوکے کی آنریری ممبر ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں آپ شعبہ تصنیف سے منسلک ہو گئیں۔ جب تک صحت رہی تمام خدمات کو احسن رنگ میں ادا کرتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، بہت خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے سچی محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ غلام سکینہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب (حسن آباد ضلع ملتان)

14؍نومبر 2017ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند انتہائی دعا گو، صاحب رؤیا و کشوف بزرگ خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مقامی لجنہ میں سیکرٹری تعلیم و تربیت اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے والہانہ محبت کرنے والی فدائی خاتون تھیں۔ نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ نوال الناصر صاحبہ (آف سیریا)

29؍اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو مکرم ڈاکٹر وسام البراقی صاحب کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا اور بیعت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت یہ اردن میں مقیم تھیں۔ بے سروسامانی کے باوجود دوسروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ بہت رحم دل، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کرتی تھیں۔ خلافت سے والہانہ اطاعت کا تعلق تھا۔

(3) مکرم حفیظ احمد صاحب (سڈنی، آسٹریلیا)

28؍اپریل 2018ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری فتح دین صاحب ؓ نے کسوف و خسوف کا نشان دیکھ کر احمدیت قبول کی۔ آپ کو جماعتی کاموں سے بہت لگاؤ تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، شریف النفس، پرہیزگار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد احمد خان صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر)

25؍مارچ 2018ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، ہنس مکھ، غریب پرور، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ رمضان المبارک میں دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتی تھیں اور پورے روزے اہتمام کے ساتھ رکھتی تھیں۔ خلافت سے انتہا درجے کا عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم انس محمود منہاس صاحب (حلقہ مسجد فضل لندن) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرم رفیق احمد شاہد صاحب (جرمنی)

21؍اپریل 2018ء کو لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی عبد الحق صاحب مرحوم بدوملہی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ) کے منجھلے بیٹے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک، سادہ مزاج، شریف النفس انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقہ مسجد نور فرینکفرٹ میں صدر جماعت کے علاوہ زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی بیماری کا تمام عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب مرحوم

19؍اپریل 2018ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غیرت مند، حق بات پر ڈٹ جانے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے سچی محبت کرنے والی تھیں۔ پسماندگان میں آٹھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب (مربی سلسلہ 194 ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد) کی والدہ تھیں۔

(7) مکرم عبد القادر صاحب (سمن آباد لاہور)

12؍جنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نہایت شفیق، خوب سیرت، صحت مند، ایماندار، خوددار اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ ساری زندگی دین اور جماعت کی خدمت میں گزاری۔ سمن آباد میں سیکرٹری جائداد کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ سیکورٹی ڈیوٹی کے فرائض بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(8) مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب (گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

یکم مارچ 2018ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اپنی مقامی جماعت میں نائب صدر اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ قبل ازیں لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی خدمت کے جذبہ سے سرشار، بہت ہمدرد، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔

(9) مکرمہ زاہدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم لقمان خان صاحب (ماڈل ٹاؤن، لاہور)

23؍فروری 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دوسروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی، اچھے اخلاق کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں۔

(10) مکرم عبد الماجد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب (آسٹریا)

5؍مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 38 سال سے آسٹریا میں مقیم تھے۔ آپ کو آسٹریا جماعت کے پہلے صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ نے اور آپ کی اہلیہ نے آسٹریا میں آنے والے ابتدائی احمدیوں کی بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت کی۔ وہاں مسجد کی تعمیر کیلئے ایک خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم؍اکتوبر 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ راضیہ احمد واقفہ نو کا ہے۔ یہ نصیر احمد مہار صاحب مرحوم ربوہ کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد انعام بٹ مربی سلسلہ ابن مکرم حبیب احمد بٹ صاحب کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

دونوں فریق ربوہ کے ہیں، ان کے وکیل مقرر کئے گئے ہیں۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی مکرم وسیم احمد مہار صاحب ہیں، ان کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ اور دولہا کے وکیل ان کے ماموں رفیع بٹ صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتے کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1؍جون 2018ء)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ (سورۃ البقرہ:58)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

آپ لوگوں نے زندگیاں وقف کیں، کس لئے وقف کیں؟ اس لئے کہ مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کرنی ہے، اس لئے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا اس کو آپ نے آگے بڑھانا ہے اور اس لئے کہ آپ کا یہ مشن جو ہے، آپ کا یہ کام جو ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے توحید کا قیام دنیا میں کرنا ہے، آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے

آپ لوگوں نے آج دہریت کا خاتمہ بھی کرنا ہے، توحید کا قیام کرنا ہے اور توحید کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے، دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے، دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے

جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونے کی ہم کوشش کر رہے ہیں؟ کیونکہ اس کے بغیر ان باتوں کا حصول نہیں ہوسکتا

اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کریں تبھی آپ لوگ حقیقت میں توحید کا قیام بھی کر سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے میں مددگار بن سکتے ہیں

ایک مربی کا معیار تو یہ ہے کہ کم از کم نصف پارہ روز تلاوت ہونی چاہئے اور تلاوت کے ساتھ پھر تفسیر قرآن کو پڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے قرآن کریم پر تدبّر اور غور اور فکر کرنے کی عادت ہونی چاہئے، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں ان کا مطالعہ باقاعدگی سے رکھنا بھی ضروری ہے تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی ضروری ہے، پھر خلفاء کا جو لٹریچر ہے اس کو بھی آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے، خطبات کو باقاعدہ سنیں

روحانیت کیلئے ذکر الٰہی بھی ضروری ہے، دعاؤں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے

اسی طرح اور بہت ساری تربیتی باتیں ہیں، اخلاق ہیں، بات چیت کرنے کا طریقہ ہے اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا طریق ہے، اطاعت کے معیار ہیں، اطاعت کے معیار بھی آپ لوگوں کے بہت بلند ہونے چاہئیں، آپ کی گھریلو زندگی میں آپ کا جو نمونہ ہے وہ بھی بلند ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ ان باتوں پر آپ عمل کرنے والے ہوں

جامعہ احمدیہ یُو.کے سے فارغ التحصیل ہونے والی چھٹی، جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والی آٹھویں اور جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی تیسری شاہد کلاس کے طلباء کی مشترکہ تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب، فرمودہ 25/مارچ 2018ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یُو.کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

الحمد للہ اس سال جامعات احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور یُو.کے کے فارغ التحصیل طلباء تعلیمی میدان میں اپنی کامیابی حاصل کرنے کے بعد آج یہاں بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں باقی باتیں کروں جامعہ احمدیہ یُو کے کی جو رپورٹ پیش کی گئی ہے وہ اتنی تفصیلی نہیں تھی۔ شاید پرنسپل صاحب نے میرا وقت بچانے کیلئے یا اس خیال سے کہ یہاں کے رہنے والوں کو تو activities کا پتا ہی ہے تفصیلی رپورٹ نہیں دی۔ لیکن جن activities، جن پروگرامز کا جامعہ احمدیہ کینیڈا اور جرمنی نے اپنی رپورٹس میں ذکر کیا ہے وہ سب یہاں بھی اسی طرح ہوتے ہیں بلکہ شاید کچھ زائد ہی ہوتے ہوں۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ جامعہ احمدیہ یُو کے نے صرف تعلیمی رپورٹ پیش کی ہے اور باقی ان کی activities نہیں ہیں۔

جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء جو ہیں وہ اپنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد، اس فراغت کے بعد آج اپنی عملی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے وقف کرتے ہیں اور دین کا علم حاصل کرنے کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ یہاں آپ نے سات سال گزارے۔ مختلف تعلیمی تدریسی اور دوسری activities میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا آج کامیاب ہو کے آپ میدان عمل میں آ گئے۔ آپ لوگوں نے زندگیاں وقف کیں۔ کس لئے وقف کیں؟ اس لئے کہ مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا اس کو آپ نے آگے بڑھانا ہے اور اس لئے کہ آپ کا یہ مشن جو ہے، آپ کا یہ کام جو ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے توحید کا قیام دنیا میں کرنا ہے۔ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر ''سیر روحانی'' میں یہ فرمایا تھا کہ آج مسیح نے محمد رسول اللہ کا جھنڈا چھینا ہوا ہے، تم نے مسیح سے لے کر محمدؐ رسول اللہ کے سپرد کرنا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ (ماخوذ از سیر روحانی، انوار العلوم جلد 24 صفحہ 339) لیکن آج مسیحیت تو اپنی کمزوری کی طرف بڑھ رہی ہے گو کہ ایک مقابلہ ان کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو ابھرنے والا خطرہ ہے اور ابھرتا چلا جا رہا ہے وہ ہے دہریت۔ دوسرے مذاہب نے خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق نہ پا کر، براہ راست خدا تعالیٰ کے تعلق کو نہ دیکھ کر دین سے دوری اختیار کرنی شروع کر دی ہے۔ اکثریت ان میں سے لامذہب ہوگئی ہے بلکہ دہریہ ہوگئی ہے۔ آپ لوگوں نے آج دہریت کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور توحید کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔ دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے۔ دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ پس اس مقصد کے حصول کیلئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں اور اس مقصد کے حصول کیلئے آپ لوگوں کو اب اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ میدان عمل میں آنا چاہئے۔

پس یاد رکھیں کہ یہ کام آرام سے اپنے انجام کو پہنچنے والا نہیں ہے۔ اس کیلئے آپ کو کوشش کرنی پڑے گی۔ اس کیلئے بے انتہا محنت کرنی پڑے گی۔ اس کیلئے اپنی حالتوں میں ایک انقلابی تبدیلی لانی ہوگی۔

یہ نظم جو پڑھی گئی ہے اس میں بھی بہت سی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے ان باتوں کو بھی آپ نے سامنے رکھنا ہے۔

(اس تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ''وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں'' کے منتخب اشعار پڑھے گئے۔ ناقل)

آج شاہد کی ڈگری لے کر آپ فارغ نہیں ہو گئے بلکہ آج آپ کو ان باتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم توحید کا قیام کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم اس کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔ کس طرح ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرا سکتے ہیں۔ کس طرح ہم خدا کی بادشاہت دنیا میں دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم دنیا کو خدا کے قریب لا سکتے ہیں۔ پس اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں۔

آج یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونے کی ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ان باتوں کا حصول نہیں ہوسکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ہم وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکتے جس کیلئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ کیا ہم اپنے نوافل کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا تہجد ادا کرنے کیلئے بے چین ہو کر جاگنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ صرف فرض ادا کرنے کیلئے نہیں، نمازیں صرف اس لئے نہیں پڑھنیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک فرض عبادت قرار دیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے عشق کی وجہ سے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عشق کی وجہ سے اس کے حکم کے مطابق باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دینی ہے۔ آپ میں سے بعض لوگوں کی مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں لگیں گی۔ سارے مربیان، مبلغین فیلڈ میں نہیں جائیں گے۔ مربی کے طور پر کسی مشن میں آپ کی تعیناتی نہیں ہوگی۔ لیکن پھر بھی آپ لوگوں کو خیال کرنا چاہئے کہ جہاں بھی آپ ہیں، جتنا کام چاہے آپ کے سپرد کیا جائے، جتنا چاہے آپ رات کو جاگ رہے ہوں یا دن میں کام کیا ہو اور تھک گئے ہوں پھر بھی آپ نے اپنے نوافل کی ادائیگی کو نہیں بھولنا۔ اپنی نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا نہیں بھولنا۔ میں نے دیکھا ہے، مختلف جائزے میں نے لئے ہیں بعض مربیان کی باجماعت نماز کی طرف اتنی توجہ نہیں ہے جتنی ہونی چاہئے۔ پس اگر ایک مربی کی توجہ نہیں، اس شخص کی توجہ نہیں جس نے سات سال تک دین کا علم حاصل کیا۔ صرف یہ پڑھا کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ حدیث میں کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا لکھا۔ فقہ میں کیا کیا مسائل ہیں۔ تصوف کیا ہے۔ ان چیزوں کو صرف علم کی حد تک پڑھنا تو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ یہ علم تو بعض غیر احمدی علماء میں شاید آپ لوگوں سے بہت زیادہ ہو۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کریں تبھی آپ لوگ حقیقت میں توحید کا قیام بھی کر سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے میں مددگار بن سکتے ہیں۔

اگر آپ لوگ یہ بنیادی فرض پورے نہیں کر رہے تو پھر سوچیں کہ کس طرح آپ لوگ مربی یا مبلغ کہلا سکتے ہیں؟ کس طرح آپ لوگ توحید کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے عشق کا دعویٰ کس طرح آپ کر سکتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا کس طرح آپ دنیا میں لہرا سکتے ہیں؟ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کس طرح کر سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑا واضح فرمایا ہے کہ ہمارے کام تو دعاؤں سے ہونے ہیں (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 51، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور دعاؤں کیلئے بہرحال اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ میدان عمل میں آ کے پہلے سے بڑھ کر

آپ لوگوں کو دعاؤں کی ضرورت ہے اور دعاؤں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ایک جہاد کرنا ہوگا۔ ایک کوشش کرنی ہوگی۔ تبھی آپ لوگ اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی طرح تلاوت قرآن کریم ہے۔ بعض لوگ روزانہ ایک دو رکوع تلاوت کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے تلاوت کی۔ میں نے کئی نوجوان مربیان سے پوچھا تو بعض کہتے ہیں کہ جی ایک دو رکوع ہم نے تلاوت کی ہے۔ یہ تو معیار ایک مربی کا نہیں ہے۔ مربی کا معیار بہت بلند ہونا چاہئے۔ میں نے دیکھا ہے اتنا تو ہمارے بعض عام بچے بھی کر لیتے ہیں۔ پس ایک مربی کا معیار تو یہ ہے کہ کم ازکم نصف پارہ روز تلاوت ہونی چاہئے اور تلاوت کے ساتھ پھر تفسیر قرآن کو پڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ قرآن کریم پر تدبّر اور غور اور فکر کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ بلکہ ایک مربی کا یہ مستقل خاصّہ ہونا چاہئے کہ قرآن کریم پر تدبر کرے۔ غور کرے۔ اسکے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کیلئے بھی اور دنیا کو سمجھانے کیلئے بھی تلاش کرے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں ان کا مطالعہ باقاعدگی سے رکھنا بھی ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جو کچھ بھی آپ نے پڑھا وہ تو پڑھنے کی عادت ڈالنے کیلئے تھا۔ جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں۔ اب اس کو بڑھانا آپ کا کام ہے۔ اور اس کو بڑھایا تبھی جا سکتا ہے جب زمانے کے امام کی تحریرات کو مستقل پڑھیں۔ کتب کو پڑھیں۔ ارشادات کو پڑھیں اور پھر ان پر غور کریں اور پھر جائزہ لیں کہ کیا کیا کمیاں ہم میں ہیں اور اسی طرح یہ بھی کہ کس طرح ہم اس پیغام کو آگے پہنچا سکتے ہیں۔ کتب کے نوٹس بھی بنانے چاہئیں۔ گزشتہ سال غالباً convocation میں مَیں نے حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے بیان کیا تھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے انسان بارہ تقریریں تیار کر لے تو جہاں تک علمیت کا سوال ہے دنیا میں کوئی عالم، بڑے سے بڑا عالم بھی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا اور خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے کہ میں نے سات تقریریں تیار کی ہیں اور ہندوستان میں بھی اور انگلستان میں بھی، یورپ میں بھی میں جب کسی سے مقابلہ کرتا ہوں تو کوئی میرے سامنے نہیں ٹھہرتا۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 26، صفحہ 459، خطبہ بیان فرمودہ 2/ نومبر 1945) تو یہ تو علمی حیثیت ہے۔ اس ایک شخص کی بات ہے جو بظاہر روحانی طور پر اتنے اعلیٰ معیار کے نہیں تھے۔ لیکن ان کا علمی معیار تھا۔ تو علمی معیار بلند کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور پھر ان کے نوٹس تیار کرنا یہ ضروری ہے۔ لیکن بنیادی بات وہی ہے جو پہلے کہہ چکا ہوں کہ ساتھ ہی آپ کو اپنی روحانیت بھی بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتب میں سے آپ نے آیات کی جو تفاسیر فرمائی ہیں وہ ایک جگہ اکٹھی کر لی گئی ہیں۔ اس تفسیر کو پڑھنا، اس کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے۔

پھر اسی طرح مَیں ہمیشہ مربیان کو کہتا ہوں کہ تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ بہت سارے تاریخی پہلو اور روحانی پہلو اس سے آپ کے سامنے آجائیں گے۔

پھر خلفاء کا جو لٹریچر ہے اس کو بھی آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ بہت سارے اعتراض آپ کو اس حوالے سے بھی کئے جاتے ہیں کہ فلاں خلیفہ نے تو یہ کہا اور فلاں نے یہ کہا۔ بعض باتیں مختلف وقتوں کیلئے ہوتی ہیں اور مختلف ارشادات ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے مطالعہ صحیح کیا ہوگا تو ان کے جواب بھی دے سکتے ہیں۔ جو لوگ خلفاء پہ اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب بھی آپ دے سکتے ہیں۔ یا یہ کہنا کہ فلاں نے یہ کہا اور اس وقت یہ کیوں کہا جا رہا ہے تو اس کا جواب تبھی آپ تیار کر سکتے ہیں جب آپ خلفاء کا مہیا کردہ لٹریچر بھی باقاعدہ پڑھیں۔

اسی طرح خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ کینیڈا کی رپورٹ میں یہ ذکر کیا گیا کہ خطبات سب سنتے ہیں۔ نوٹس (Notes) لیتے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن نوٹس لے کے پھر ڈائریوں میں نہیں پڑے رہنے چاہئیں۔ نوٹس لے کے پھر ان پر غور کریں۔ دیکھیں کہ کیا چیز ہے جو اس وقت ضروری ہے۔ کون کون سی باتیں ایسی ہیں جو ہمیں حالاتِ حاضرہ کے مطابق بیان کرنی ہیں۔ کون سے Contemporary Issues ہیں جن کو ہم اس میں سے بیان کر سکتے ہیں۔ پس یہ بعض باتیں ہیں جو علمی حد تک میں نے بتائیں۔ روحانی باتیں پہلے بتا دیں۔

اسی طرح روحانیت کیلئے ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ قرآنی دعائیں ہیں۔ مسنون دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعض دعائیں ہیں۔ درود ہے۔ استغفار ہے۔ اسکی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ایک مربی کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

یہ باتیں ہیں جو آپ کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ رکھیں گی۔ آپ کو ہمیشہ یہ یاددہانی کرواتی رہیں گی کہ آپ کے کیا فرائض ہیں اور جب فرائض کی طرف آپ کی یاددہانی رہے گی۔ جب آپ اپنی حالتوں کی طرف توجہ رکھیں گے تب پھر تبلیغ اور تربیت کا بھی اثر ہوگا۔ جب دنیا کو آپ کے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی نظر آئے گی تو تبھی دنیا اثر بھی قبول کرے گی چاہے وہ تربیت کے لحاظ سے ہو، چاہے وہ تبلیغ کے لحاظ سے ہو۔ کیونکہ دنیا کو نظر آ رہا ہوگا کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات ناپسند ہے کہ جو بات تم کہو وہ نہ کرو۔ جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف:4) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ اس لئے ہمیشہ وہ بات کہنی چاہئے جو انسان خود بھی کرتا ہے۔

پس اپنی بات میں اثر پیدا کرنے کیلئے بھی اور اپنی روحانیت کیلئے بھی، اپنے خدا کو راضی کرنے کیلئے بھی ہمیشہ یہ دیکھیں کہ مَیں جو کہہ رہا ہوں کیا وہ کر بھی رہا ہوں کہ نہیں۔ اگر لوگوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی نمازوں کی طرف توجہ ہے؟ اگر نوافل کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی نوافل کی طرف توجہ ہے؟ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں یا قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی میرے معیار ایسے ہیں جس کو میں کہہ سکوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو حاصل کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر یہ غلط چیز ہے۔

اسی طرح اور بہت ساری تربیتی باتیں ہیں۔ اخلاق ہیں۔ بات چیت کرنے کا طریقہ ہے۔ اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا طریق ہے۔ اطاعت کے معیار ہیں۔ اطاعت کے معیار بھی آپ لوگوں کے بہت بلند ہونے چاہئیں۔ آپ کی گھریلو زندگی میں آپ کا جو نمونہ ہے وہ بھی بلند ہونا چاہئے۔ باہر جا کر آپ تقریر کر رہے ہوں کہ عائلی مسائل کو ہم نے کس طرح حل کرنا ہے۔ کس طرح ہم نے اپنے گھروں میں اچھے نمونے قائم کرنے ہیں۔ کس طرح میاں بیوی کے صحیح تعلقات ہونے چاہئیں۔ کس طرح ہم نے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ لیکن اگر اپنے گھر میں وہ نمونے نہیں تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مربی بننے کے بعد آپ پہ پڑ رہی ہے۔ اگر آپ نے یہ نمونے نہ دکھائے تو پھر مربی بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دنیا کو آج ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہوں۔ اور اس کیلئے جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے، تعلیم کی اشاعت کرنی ہے۔ وہاں دردِ دل سے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔

پس دوبارہ خلاصۃً مَیں یہ باتیں دہرا دوں۔ حقیقی مومن کی اور اس سے بڑھ کر ایک واقف زندگی کی اور اس سے بڑھ کر اس ایک شخص کی جس نے جماعت کی تربیت اور تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ اس کیلئے ضروری ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنا ایک بہت بڑا فرض ہے جو آپ کو ادا کرنا ہے۔ دنیا کی آلائشوں سے ہمیشہ پاک رہنا یہ انتہائی ضروری ہے۔ دنیا میں آجکل مختلف قسم کے attractions ہیں۔ مختلف قسم کی ایسی باتیں ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو انسان ان میں اگر ڈوب نہیں سکتا تو کم ازکم کسی نہ کسی موقع پر ان میں involve ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچا کے رکھنا، ہر طرح سے دنیا کی آلائشوں سے بچا کے رکھنا اور اس کیلئے جس طرح کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔ استغفار کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔ نہ صرف بچنا بلکہ حتی الوسع ان باتوں کو یاد رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ کیا ذمہ داریاں ڈالی ہیں ان برائیوں سے جو دنیاوی برائیاں ہیں ہمیشہ پاک بھی رہنا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کرتے رہنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پاک رکھے۔ دوسروں کے عیب چھپانا۔ حکمت سے اصلاح کی کوشش کرنا۔ ضروری نہیں ہوتا کہ اصلاح کیلئے انسان جب تک براہ راست بات نہ کرے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ جو وعظ ہے وہ حکمت سے، طریقے سے کریں۔ حکمت سے بات کرنا، یہ جہاں آپ کی تربیت میں کام آئے گا وہاں تبلیغ میں بھی کام آئے گا۔

پھر دوسروں کی خیر خواہی، ان کا درد رکھنا، حسن ظنی رکھنا۔ بہت ساری بیماریاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آپس کے خراب تعلقات بدظنی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جماعتوں میں جب آپ جاتے ہیں وہاں بعض لوگوں کے مربی کے متعلق خیالات بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس بدظنی پر آپ لوگوں کو وہی طریق اختیار نہیں کرنا بلکہ آپ نے حسن ظنی سے کام لینا ہے۔ آپ نے حکمت سے ان کی تربیت کرنی ہے اور ان کو سمجھانا ہے کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ بدظنی ہے۔ اور بدظنی اچھی چیز نہیں۔ اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ کے اپنے دل حسن ظنی سے بھرے ہوں۔

قرآن کریم پر فکر و تدبر کرنا اور دعاؤں کی طرف توجہ دینا۔ تبلیغ کیلئے ایک جوش پیدا کرنا۔ جب تک جوش نہیں ہوگا تبلیغ کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر تکلیف اور مشکل کو برداشت کرنا۔ انسانوں پر انحصار نہ کرنا بلکہ ہر چیز مانگنا تو خدا تعالیٰ سے مانگنا اور جب اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ پھر دیتا بھی ہے۔ بعض نئے مربیان کو بھی تجربے ہوتے ہیں۔ بعضوں نے مجھے لکھا کہ افریقہ میں جو ایک دو مہینہ کیلئے ٹریننگ کیلئے بھیجا جاتا ہے تو بعضوں کو بہت ریموٹ ایریا میں، گاؤں میں، دور دراز علاقوں میں بھیج دیا اور وہاں ان کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے وہ خواہش پوری کی کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس جگہ پر وہ سامان پیدا کر دیا ہے۔ یہ تجربات ہمیشہ ان لوگوں کو ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر انحصار کریں اور اسی کے آگے جھکیں۔ اس کے بندوں سے مانگنا ان کا طریق نہ ہو بلکہ ہر چیز خدا سے مانگنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ جامعہ کے قیام کا جو مقصد تھا اس میں سات سال گزارنے کے بعد اس مقصد کے حصول کا نہ صرف آپ میں اِدراک پیدا ہوا ہو بلکہ ایک جوش اور تڑپ سے اس مقصد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ آپ جہاں جماعت کے اندر تربیتی کام سرانجام دینے والے ہوں وہاں غیروں کو ایک تڑپ اور جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے والے بھی ہوں اور اس کے بہتر نتائج کے حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے بھی ہوں۔ دنیاوی خواہشات سے ہمیشہ دور رہنے والے ہوں اور آپ میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک عملی تصویر ہو۔ تبھی یہ غیر معمولی کام جو ہے جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے اسے آپ سرانجام دے سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

www.akhbarbadrqadian.in

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8821: مَیں حنا آفرین زوجہ مکرم سید نور القدر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن 205 نیو پارک سٹریٹ ڈاکخانہ کولکاتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین، 2 انگوٹھیاں، کان کے رنگ (کُل وزن 15 گرام 22 کیریٹ) حق مہر: -/20,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الحمید کریم الامۃ: حنا آفرین گواہ: نسیم احمد

مسل نمبر 8822: مَیں نوشابہ شارمین زوجہ مکرم ناصر محمود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن D-70 تلجلا روڈ ڈاکخانہ گوونداکھٹک ضلع کولکاتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار، انگوٹھی، کان کے بالے (کُل وزن 20 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/25,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمود عالم الامۃ: نوشابہ شارمین گواہ: ناصر محمود

مسل نمبر 8823: مَیں محمد مقدم حسین ولد مکرم منشی میر اللہ سرکار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن سیامپورتن پاڑہ ڈاکخانہ بھگوان گولہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 4 بیگھہ بمقام بھگوان گولہ، مکان مع زمین 3 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد العبد: محمد مقدم حسین گواہ: مزمل حق

مسل نمبر 8824: مَیں جوتسنہ حق زوجہ مکرم راشد الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن مہیش نارائن گنج ڈاکخانہ بھگوان گولہ ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 18 گرام کان کی بالی 4 گرام (22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد الامۃ: جوتسنہ حق گواہ: امداد الحق

مسل نمبر 8825: میں میرینہ بی بی زوجہ مکرم امداد الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن مہیش نارائن گنج ڈاکخانہ بھگوانگولہ ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین 8 گرام، 2 بالیاں 2.5 گرام، انگوٹھی 2 گرام (22 کیریٹ) 6 بیگھا زمین مع آم کا باغ، 1 بیگھا زرعی زمین۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد مقدم حسین الامۃ: میرینہ بی بی گواہ: امداد الحق

مسل نمبر 8826: مَیں عزیز الرحمن ولد مکرم اسیر الدین شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن رتن پور (لال باغ) ڈاکخانہ وضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 2 کٹھا زمین پر مشتمل، 1 بیگھہ زمین بمقام بھگوان گولا، 7.5 کٹھا بمقام لال باغ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/23,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد توفیق احمد العبد: عزیز الرحمن گواہ: منصور الحق

مسل نمبر 8827: مَیں شیخ نور الاسلام ولد مکرم غلام مرتضی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 68 سال تاریخ بیعت 1965، ساکن سندر پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار نے کافی عرصہ قبل زمین بچوں کے نام کر دی ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اطیع الرحمن العبد: شیخ نور الاسلام گواہ: اختر حسین

مسل نمبر 8828: مَیں محبوب الرحمن ولد مکرم اطیع الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیتھا ڈاکخانہ سندر پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اطیع الرحمن العبد: محبوب الرحمن گواہ: اختر حسین

مسل نمبر 8829: مَیں احیاء الرحمن ولد مکرم اطیع الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیتھا ڈاکخانہ سندر پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اطیع الرحمن العبد: احیاء الرحمن گواہ: اختر حسین

مسل نمبر 8830: مَیں شہناز فردوس بنت مکرم سراج الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیا ڈانگا (برھم پور) ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سراج الاسلام الامۃ: شہناز فردوس گواہ: ابو طاہر منڈل

مسل نمبر 8831: مَیں سروردی احمد علی ولد مکرم محمد ابو الحسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیا ڈانگا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ابو الحسن العبد: سروردی احمد علی گواہ: کمال حسن

مسل نمبر 8832: مَیں محمد اقبال حسن ولد مکرم محمد ابو الحسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تاریخ بیعت 1994، ساکن بدر پور ڈاکخانہ بولیا ڈانگا ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کمال حسن | العبد: محمد اقبال حسن | گواہ: سروردی احمد علی

مسل نمبر 8833: مَیں شاہینہ پروین زوجہ مکرم اقبال حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 66 سال، ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیا ڈانگا ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 12 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/20,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کمال حسن | الامۃ: شاہینہ پروین | گواہ: محمد ابوالحسن

مسل نمبر 8834: مَیں آفتاب حسین ولد مکرم بابر حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن پلکھنڈی حامد ہاٹی ڈاکخانہ سالار ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع مکان پونے ایک کٹھا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد | العبد: آفتاب حسین | گواہ: اشرف حسین

مسل نمبر 8835: مَیں رحیمہ بی بی زوجہ مکرم اشرف حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال، ساکن حامد ہاٹی پلکھنڈی ڈاکخانہ سالار ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں 3 گرام، ناک کی کیل 1 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر -/9999 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق | الامۃ: رحیمہ بی بی | گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 8836: مَیں اختری خاتون زوجہ مکرم بابر حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن پلکھنڈی ڈاکخانہ سالار ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/501 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد | الامۃ: اختری خاتون | گواہ: اشرف حسین

مسل نمبر 8837: مَیں مجیب الرحمن ولد مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کیشپور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 33 ڈسمل، زمین بصورت تالاب 14 ڈسمل، مکان مع زمین 11 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9704 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرزاق | العبد: مجیب الرحمن | گواہ: جان محمد سرکار

مسل نمبر 8838: مَیں مرضینہ بیگم زوجہ مکرم مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کیشپور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 جوڑی بالی، زیور نقرئی 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرزاق | الامۃ: مرضینہ بیگم | گواہ: جان محمد سرکار

مسل نمبر 8839: مَیں لال محمد ولد مکرم عبدالحکیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 50 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کیشپور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع زمین 5 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرزاق | العبد: لال محمد | گواہ: جان محمد

مسل نمبر 8840: مَیں روہت شیخ ولد مکرم ابوبکر شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 49 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن کمال پور ڈاکخانہ نٹیال ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 1 بیگھا، زمین مع مکان 10 کٹھا پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید سرکار | العبد: روہت شیخ | گواہ: صدام حسین

مسل نمبر 8841: مَیں محمد صدام حسین ولد مکرم عبدالحامد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوشن عمر 24 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن کمار پور ڈاکخانہ ناٹئل ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عاصم الدین شیخ | العبد: محمد صدام حسین | گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 8842: مَیں راجک شیخ ولد مکرم احسن شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 68 سال پیدائشی احمدی، ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 9 بیگھا، مکان مع زمین 8 کٹھا۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری محمد شفاعت اللہ منڈل | العبد: راجک شیخ | گواہ: ضیاء الحق

مسل نمبر 8843: مَیں محسنہ بی بی زوجہ مکرم مشرف حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

طالبِ دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلام الامام

’’کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین
سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں۔‘‘
(کشتی نوح)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 6 گرام 22 کیریٹ،حق مہر-/35,000روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری محمد شفاعت اللہ منڈل　　الامۃ: محسنہ بی بی　　گواہ: ضیاء الحق

مسل نمبر 8844: مَیں امیر شیخ ولد مکرم تاجر شیخ صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 48سال تاریخ بیعت 1995،ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/اپریل2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین 45 کٹھا، پکا مکان مع نصف کٹھا زمین۔میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار-/19,000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق　　العبد: امیر شیخ　　گواہ: ابوطاہر منڈل

مسل نمبر 8845: مَیں ساگور شیخ ولد مکرم شیر علی شیخ صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28سال پیدائشی احمدی، ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/اپریل2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین 10 کٹھا، پکا مکان 3 کٹھا زمین پر مشتمل۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار-/18,000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق　　العبد: ساگور شیخ　　گواہ: قاری محمد شفاعت اللہ منڈل

مسل نمبر 8846: مَیں Kafarul Sk ولد مکرم روشن شیخ صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 25سال، ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔1.5 کٹھا زمین مع مکان۔میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار-/30,000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ضیاء الحق　　العبد: Kafarul Sk　　گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 8847: مَیں نسیمہ بانو زوجہ مکرم قاری شفاعت اللہ منڈل صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، مستقل پتا: گھولدوباپاڑہ ڈاکخانہ مدھوپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/اپریل2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی نصف تولہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بلبل احمد　　الامۃ: نسیمہ بانو　　گواہ: ضیاء الحق

مسل نمبر 8848: مَیں مہم شیخ ولد بیراج الدین شیخ صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30سال پیدائشی احمدی، ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/اپریل2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/6000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: قاری محمد شفاعت اللہ منڈل　　العبد: مہم شیخ　　گواہ: ضیاء الحق

احباب جماعت کثرت سے اِن دُعاؤں کا وِرد کریں!

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز مورخہ 3/اگست 2018 کو اپنے افتتاحی خطاب میں

احباب جماعت کو بکثرت درود شریف پڑھنے اور درج ذیل دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی

(1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ پر اور اس کی آل پر درود بھیجا۔اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔تُو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(2) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران: 9)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(3) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران: 148)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

(4) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف: 24)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(5) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ: 202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(6) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد، کتاب فضائل القرآن)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب اور خوف ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ان کے شرور سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

(7) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے رب! شریر کی شرارت سے میری حفاظت فرما اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

مسل نمبر 8849: مَیں جمیلہ خاتون زوجہ مکرم منیر الحق صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26سال تاریخ بیعت 1997،ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/اپریل2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 3 گرام 22 کیریٹ،حق مہر-/18,000روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/600روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق　　الامۃ: جمیلہ خاتون　　گواہ: قاری محمد شفاعت اللہ منڈل

مسل نمبر 8850: مَیں مزمل حق ولد مکرم جمیر الدین منڈل صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48سال تاریخ بیعت 1998، ساکن شری کرشنا پور ڈاکخانہ امینہ آباد، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24/اپریل2018وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک کمرہ مع زمین۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/8717روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: امداد الحق　　العبد: مزمل حق　　گواہ: محمد مقدم حسین

Prop. Tanveer Akhtar　　8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS　QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER　Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

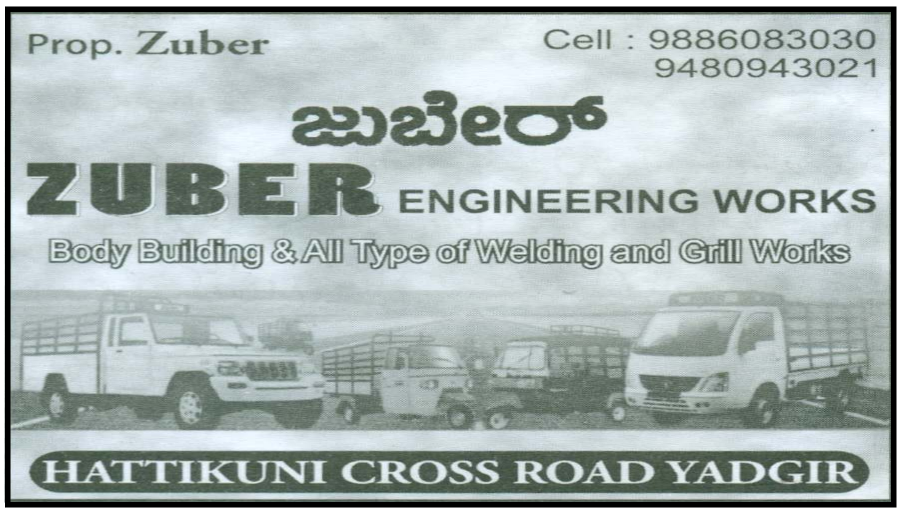

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کی مساعی اور نماز عید الفطر کی ادائیگی

☆ **جماعت احمدیہ حصار** میں مورخہ 16 / جون 2018 کو نماز عید الفطر کے بعد مکرم حبیب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ حصار کی قیادت میں ایک وفد نے ضلع کے بعض پولیس اسٹیشن میں جا کر وہاں کے عہدے داران کو عید مبارک کا تحفہ اور جماعتی لٹریچر دیا۔ اسی طرح علاقہ کے بعض ہندو بھائیوں سے ملاقات کر کے انہیں عید کی مبارک باد اور جماعتی لیف لٹس دیئے گئے۔ مکرم مجید احمد خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حصار نے بعض نیوز رپورٹرز سے مل کر انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ اگلے دن پانچ اخبارات میں جماعت کی خبریں شائع ہوئیں۔

(زاہد احمد مشتاق، مبلغ سلسلہ حصار ہریانہ)

☆ **جماعت احمدیہ رائچور** میں ماہ رمضان المبارک میں مورخہ 27 / مئی 2018 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے بعد لوکل جماعت کی طرف سے احباب جماعت کیلئے افطاری کا انتظام کیا گیا تھا۔ رمضان کے بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے درس القرآن، درس حدیث اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ مورخہ 14 / جون کو بعد نماز عصر تمام احباب و مستورات نماز سینٹر میں جمع ہوئے اور اجتماعی دعا ہوئی۔ مورخہ 16 / جون 2018 کو شاہ پور کے نماز سینٹر میں مکرم محمد مصطفی صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی۔ (ایم مقبول، مبلغ سلسلہ شاہ پور)

☆ **جماعت احمدیہ فیض آباد کالونی سرینگر** میں ماہ رمضان المبارک میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا۔ بعد نماز عصر درس القرآن ہوا اور نماز عشا کے بعد نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر صدقہ و خیرات میں حصہ لیا نیز ایم. ٹی. اے سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ہر اتوار کو ایک وقار عمل کیا گیا جس میں مسجد کی صفائی کی گئی۔

(الطاف حسین نائک، مبلغ سلسلہ فیض آباد کالونی سرینگر)

☆ **جماعت احمدیہ لوہاخان، اجمیر** میں ماہ رمضان المبارک میں مورخہ 14 / جون کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں 35 / احمدی احباب کے علاوہ 10 غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ احباب جماعت نے فرض نمازوں، نوافل اور ذکر الٰہی کے علاوہ درس القرآن اور درس حدیث میں بھی حصہ لیا۔ بعد نماز عشا نماز تراویح کا بھی اہتمام کیا گیا۔ مورخہ 16 / جون 2018 کو صبح نو بجے نماز عید الفطر ادا کی گئی اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ نماز عید کے بعد احباب جماعت نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔

(محمد رفیق مبلغ سلسلہ لوہاخان اجمیر، راجستھان)

جماعت احمدیہ ممبئی میں ہفتہ قرآن کریم کا اجلاس

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 8 / جولائی 2018 کو ''الحق بلڈنگ'' میں نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کی جانب سے مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عبد اللہ بلال نے کی۔ نظم کاشف احمد رائچوری نے پڑھی۔ بعدہ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب نائب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے قرآن کریم کی فضیلت اور وقف عارضی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ مورخہ 22 / جولائی 2018 کو شام چھ بجے احمدیہ مشن ممبئی میں ہفتہ قرآن کریم کی مناسبت سے خاکسار کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز عبد اللہ بلال نے کی۔ نظم مکرم عبادت الحق صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مبین احمد صاحب، مکرم شیخ چاند مجیب صاحب، عزیزم عتیق احمد گڈے اور مکرم عارف احمد خان صاحب نے ہفتہ قرآن کریم کی مناسبت سے تقریر کی۔ عزیزم بصیرت احمد نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ ساونت واڑی و گووا میں جلسہ تعلیم القرآن کا انعقاد

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 10 / جولائی 2018 کو مکرم مجیب احمد سندی صاحب صدر جماعت ساونت واڑی کی زیر صدارت جلسہ تعلیم القرآن و وقف عارضی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سہیل احمد مجاور صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء السلام صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد تقریب آمین و بسم اللہ منعقد ہوئی۔ بعدہ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح مورخہ 11 / جولائی 2018 کو جماعت احمدیہ گووا میں بھی جلسہ تعلیم القرآن و وقف عارضی منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم حافظ شریف الحسن صاحب نے تقریر کی۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں مورخہ 14 تا 20 / جولائی 2018 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ مورخہ 15 / جولائی کو ہفتہ قرآن کریم کے انعقاد کے متعلق ایک میٹنگ ہوئی۔ مورخہ 16 تا 20 / جولائی کل پانچ دن احباب جماعت کے گھروں میں جلسوں کا انعقاد ہوا۔ ان اجلاسات میں تلاوت و نظم کے علاوہ قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقع پر مکرم سید خورشید احمد صاحب معلم سلسلہ خانپور ملکی نے قرآن کلاس کا بھی اہتمام کیا جو روزانہ لگتی رہی۔

(نوید الفتح، مبلغ انچارج بھاگلپور، بانکا، مونگھیر)

جماعت احمدیہ شموگہ میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 7 تا 12 / جولائی 2018 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اجلاسات مختلف حلقہ جات میں احباب جماعت کے گھروں میں منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے علاوہ تلاوت قرآن کریم کے آداب و احکامات، اہمیت اور برکات وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مورخہ 12 / جولائی کو اختتامی اجلاس احمدیہ مسجد شموگہ میں منعقد ہوا۔ (سید منان احمد، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی شموگہ)

پونہ میں ایک روزہ ریفریشر کلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ پونہ میں مورخہ 15 / جولائی 2018 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت پونہ کی زیر صدارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت ایک روزہ ریفریشر کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اسماعیل مبارک صاحب نے کی۔ نظم مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب نائب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تقریر کی۔ مکرم عبد العلیم قریشی صاحب نے ایک نظم پڑھی جس کے بعد مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر بعض بچوں کی آمین اور بسم اللہ بھی ہوئی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ)

نیپال اور بھارت کے مختلف بک فیئرز میں شعبہ نور الاسلام کی جانب سے بک اسٹال کا انعقاد

کاٹھمنڈو بک فیئر: نیپال کے شہر کاٹھمنڈو میں مورخہ 1 تا 9 / جون 2018 نیپال کے بائیسویں انٹرنیشنل بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کی جانب سے بھی بک اسٹال لگایا گیا۔ اس بک اسٹال کے ذریعہ کثیر تعداد میں لیف لیٹس تقسیم کیے گئے نیز اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو حضور انور کی کتاب ''The world crisis and the pathway to peace'' دی گئی۔ چار ہزار سے زائد زائرین بک اسٹال میں آئے جن میں سے 230 سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ایک لوکل نیوز چینل نے ہمارے بک اسٹال کی خبر نشر کی۔

منی پور بک فیئر: صوبہ منی پور کے دار الحکومت امپھال میں مورخہ 26 / مئی تا 3 / جون 2018 بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کو اسٹال لگانے کا موقع ملا۔ مسلمانوں کی جانب سے واحد بک اسٹال ہونے کی وجہ سے یہ بک اسٹال لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز رہا۔ لیف لیٹس اور حضور انور کی کتاب ''پاتھ وے ٹو پیس'' کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا گیا۔ 3000 / افراد نے بک اسٹال کا وزٹ کیا اور 250 / افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ دس سے زائد دانشوروں کو جماعتی کتب اور قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔

ترشور بک فیئر، کیرالہ: ترشور کیرالہ میں مورخہ 1 / اپریل تا 24 / مئی 2018 بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں جماعتی بک اسٹال کے ذریعہ جماعتی لیف لٹس تقسیم کئے گئے اور حضور انور کی کتاب ''پاتھ وے ٹو پیس'' اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو دی گئی۔ 7000 / افراد نے بک اسٹال کا وزٹ کیا اور 153 لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ (شیراز احمد، انچارج شعبہ نور الاسلام)

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2018 کی تاریخیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2018 کیلئے مورخہ 12-13-14 / اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تمام ذیلی تنظیمات کے ممبران و ممبرات ابھی سے دعاؤں کے ساتھ قادیان دار الامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ نیز ان اجتماعات کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ادارہ)

اعلان دعا

خاکسار کی پھوپھی جان مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن کو کچھ روز قبل ہارٹ اٹیک آیا تھا جس کے بعد موصوفہ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا، دوران علاج اسٹروک بھی آیا۔ موصوفہ کا دل کافی کمزور ہو گیا ہے، 6 اسٹنٹ لگ چکے ہیں۔ موصوفہ کی کامل اور جلد صحت یابی اور درازی عمر کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (ابن المہدی لئیق قادیان، مربی سلسلہ، نظارت نشر و اشاعت قادیان)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ العلیم کوکب کو امسال جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی یونیورسٹی کی طرف سے ایک پُر وقار تقریب میں، بی. اے. آنرس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے گولڈ میڈل کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ بھی اسی طرح نمایاں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے اور اپنے تعلیمی ٹارگیٹ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (بشارت احمد بشیر، ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / ستمبر 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 / فروری 2015)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 9-August-2018 Issue. 32	MANAGER NAWAB AHMAD Tel. : +91 1872 224757 Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے
لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍اگست 2018 بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن، برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا رہے ہیں۔ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کے ان تین دنوں میں جلسہ کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ جہاں کارکنان اپنے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے وہاں مہمان بھی ان کمیوں اور کمزوریوں سے صرف نظر کریں اور جہاں کہیں کارکنوں کو مدد کی ضرورت ہو خود بڑھ کر ان کی مدد کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اِکائی ہم میں تبھی پیدا ہوسکتی ہے جب ہم ایک دوسرے کے بوجھ اٹھانے والے ہوں۔ اس بنیادی بات کو مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ سب سے پہلی بات کارکنوں کیلئے یہ ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں، کسی دنیاوی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئے۔ اپنے روحانی علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کیلئے جمع ہوئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہی سوچ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کی ہے اور ہونی چاہئے ورنہ ان کا جلسہ میں شامل ہونا بے مقصد ہے۔ بہرحال کارکنان کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کا رویہ جیسا بھی ہو کام کرنے والوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں اس کا اُسوہ حسنہ مہمانوں کیلئے کیا تھا؟ وہ لوگ جو شہر میں رہنے والے تھے روزانہ آپؐ سے ملنے والے تھے۔ اُن کو اگر کبھی اُن کی غربت کی حالت کی وجہ سے یا ویسے ہی کھانے پر بلایا اور وہ لمبا وقت آ کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے اور آپؐ کے آرام اور آپؐ کے کام میں مخل ہوئے تو انہیں آپؐ کبھی نہیں کہتے تھے کہ وقت سے پہلے نہ آؤ۔ مَیں مصروف ہوں اور کھانا کھا کر جلدی چلے جاؤ کہ تمہارے بیٹھے رہنے کی وجہ سے میں اپنے بعض کام نہیں کرسکتا۔ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر اور آپؐ کا مہمانوں کو برداشت کرنے کا صبر اور حوصلہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو فرمایا کہ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ کہ وہ تمہارے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے تمہیں منع کرنے سے حیا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات کہنے میں کوئی روک نہیں۔ پس لمبا عرصہ بلا وجہ نبی کے گھر میں بیٹھ کر اسے تکلیف نہ دو۔ پس ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین اُسوے کا ذکر فرما دیا۔ اخلاق کے اعلیٰ ترین ہونے کا ذکر فرما دیا تو دوسری طرف مہمانوں کو بھی خاص طور پر حکم دیا کہ مہمان بن کر اپنے حق سے تجاوز نہ کرو۔ مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

پھر آنحضرت ﷺ کا غیروں کے ساتھ مہمان نوازی اور بلند حوصلگی کا معیار ایک ایسا معیار تھا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے، حیران رہ جاتا ہے۔ اس کی مثال ہم دیکھتے ہیں، جب ایک غیر مسلم آتا ہے مہمان بن کے، آپ اس کی خاطر مدارات بھی کرتے ہیں اور صبح اٹھ کر جاتے ہوئے وہ مہمان بستر گندہ کر کے چلا جاتا ہے۔ آپؐ خود اُسے دھوتے ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم عرض کرتے ہیں کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں، ہم حاضر ہیں۔ حضور کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میں ہی اس کا گند دھوؤں گا۔ پس یہ وہ اعلیٰ ترین اسوہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے جلسہ پر اپنے بھی آتے ہیں غیر بھی آتے ہیں اور سب آنے والے اچھے اخلاق کے مالک ہیں یا دین سیکھنے کیلئے آتے ہیں یا اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات لینے آتے ہیں۔ بشری کمزوریاں تو ہر ایک میں ہوتی ہیں اگر کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے، کسی سے زیادتی ہو بھی جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ لوگ بد اخلاق ہیں یا ان کی نیتیں نیک نہیں ہیں۔ یہ بشری کمزوریاں ہیں بشری جس کی وجہ سے بعض دفعہ اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ اگر ہو بھی جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر کارکنوں کی طرف سے صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہوگا تو دوسرا خود ہی شرمندہ ہو جائے گا۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والا ہر شعبہ میں جہاں وہ ڈیوٹی دے رہا ہے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور اسے ان دنوں میں ایک بہت بڑا چیلنج سمجھ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کہ لوگوں سے اچھی اور نرم بات کیا کرو۔ اچھی طرح بات کرو۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جو جھگڑوں کو ختم کرنے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کے لئے ضروری ہے۔ یہ اصول صرف خاص موقعوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے اور جب انسان کو اس کی عادت پڑ جائے تو رنجشیں اور زیادتیاں کبھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ پس میزبانوں اور مہمانوں کو یہاں بھی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں تو ضرور اس پر عمل کریں کہ اس ماحول کو خاص طور پر سب نے مل کر خوشگوار بنانا ہے تا کہ جس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ پورا ہو اور وہ ہے اپنی اخلاقی اور روحانی حالت بہتر کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں اور پھر یہ بھی کہ اچھے اخلاق کا مالک نماز روزے کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے یعنی اُسے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ نیکی پھر آگے کئی نیکیوں کے بیج دیتی چلی جاتی ہے۔ پس کارکنان خاص طور پر اس بات کو لازمی بنائیں کہ جیسا بھی کسی دوسرے کا سلوک ہو ان کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہئے۔ اس ظاہری حالت میں ان کا اثر پھر دل پر بھی ہوتا ہے اور دل میں بھی کوئی سختی پیدا نہیں ہوگی اور جب دل میں بلا وجہ کی سختی پیدا نہیں ہوگی تو غلط فیصلے بھی نہیں ہوں گے جو بعض دفعہ جوش اور غصہ میں ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے خلق کے اعلیٰ ترین معیار کو بیان کرتے ہوئے ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہنستا مسکراتا چہرہ کسی کا نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ نرمی کرو کیونکہ جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا ہے۔ اب اس بات کو اگر کارکنان اور شامل ہونے والے سب سمجھ لیں تو اس ماحول کی برکات کی وجہ سے خیر و برکت سے جھولیاں بھرنے والے بن جائیں گے۔

ساتھ ہی میں شاملین جلسہ سے بھی کہوں گا کہ جلسہ کے اتنے وسیع انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے رضا کاروں کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی ہمارے ملازم نہیں ہیں۔ بعض بہت اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے ایک جذبے سے سرشار ہو کر خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح نوجوان ہیں جو سیکنڈری اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ لڑکیاں بھی ہیں لڑکے بھی ہیں اسی طرح بچے بھی ہیں۔ یہ سب ایک جذبے سے خدمت کرتے ہیں۔ اس لئے اگر کہیں چھوٹی موٹی کمیاں اور کمزوریاں دیکھیں بھی تو صرف نظر کریں۔ اگر کسی مہمان کو کسی شعبہ میں کمی نظر آتی ہے تو صرف شعبہ کے انچارج کو لکھ دیں بجائے کارکنوں سے الجھنے کے۔ اس سال اگر کمی کو نہ بھی دور کیا جا سکا تو اگلے سال کیلئے خیال رکھا جائے گا اور ہمارے جماعتی نظام کی یہی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جن جن کمزوریوں کی نشاندہی ہو انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مہمان نوازی کا ایک اہم شعبہ کھانا پکانے کا ہے۔ کھانا پکانے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ کھانا اچھی طرح پکا ہو۔ مجھے امید ہے کہ مہمان تو اس بات پر انشاء اللہ شکایت نہیں کریں گے لیکن اگر کریں بھی تو غصہ سے بھر کر نہ کریں بلکہ پیار سے انتظامیہ کو توجہ دلا دیں کہ یہ کمی ہے اس کو پورا کریں۔

پھر شاملین جلسہ کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک حسن خلق یہ بھی ہے کہ مؤمن بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے اور یہ جلسہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خالص للّٰہی جلسہ قرار دیا ہے اس میں تو ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں۔ سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے اٹھ کر نہ جائیں۔ آجکل کے دنیا داری کے ماحول میں بچوں اور نوجوانوں کو دین کی اہمیت کا احساس دلانا اور اس کے ساتھ جوڑنا بہت بڑا اور اہم کام ہے والدین کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ ہر ماں اور ہر باپ کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

تربیت کے لحاظ سے اور دین سے جوڑنے کے تعلق میں سب سے اہم بات عبادت ہے۔ اس کی خود بھی پابندی کریں اور بچوں کو بھی نمازوں کے اوقات میں ساتھ لائیں۔ اگر گھر دُور ہیں مسجد سے یا سینٹر سے تو گھروں میں بھی باجماعت نمازوں کا انتظام اور اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ اگر ہماری نمازوں پر توجہ نہیں تو ہمارے سب کام بیکار ہیں۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جو لوگ اپنی گاڑیوں پر آتے ہیں وہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔ جو مسجد فضل میں نماز پڑھنے آتے ہیں وہ بھی اپنی کاریں ایسی جگہ کھڑی کریں جہاں ہمسایوں کے راستے نہ رکیں ان کے گھروں کے راستے نہ رکیں اور انہیں تکلیف نہ ہو۔

انتظامی لحاظ سے شعبہ نظافت اور صفائی بھی ہے اس طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے ہمیشہ یاددہانی کرواتا ہوں نظافت اور صفائی ایمان کا حصہ بھی ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ غسل خانوں اور ٹائلیٹ کی صفائی کا کارکنان اور مہمان بھی خاص خیال رکھیں۔ اسی طرح سڑکوں اور راستوں پر اگر گلاس وغیرہ یا کھلے میدان میں گلاس وغیرہ یا ٹن وغیرہ یا کوئی چیز نظر آئے، لفافے وغیرہ گرے ہوئے تو ان کو اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیا کریں۔

پھر حفاظتی نقطۂ نظر سے اپنے ماحول پر نظر رکھیں جلسہ گاہ کے اندر بھی اور باہر بھی کوئی شرارتی عنصر کوئی شرارت کرسکتا ہے اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔ کوئی بھی مشکوک چیز دیکھیں یا کسی کی مشکوک حرکات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو قریب ترین کھڑے ڈیوٹی والے کو اطلاع دے دیں۔ خواتین کو خاموشی سے جلسہ کے پروگراموں کو سننا چاہئے اور ڈیوٹی والی لڑکیوں سے تعاون کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہم سب وہ فیض پانے والے ہوں جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad